REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شیر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۶ ھ　　۲۰ تبلیغ ۱۳۶۵ ہش　　۲۰ فروری ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ تبلیغ (فروری) - حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لنڈن میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور جماعتِ دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

- محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔
- مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب ناظر اعلیٰ بفضل اللہ صحتیاب ہو گئے ہیں۔ احباب کرام کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔
- جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

آپ نے سارے برِّ اعظم آسٹریلیا کو احمدی بنانا ہے

اُسی طرح جیسے دہی کا ایک قطرہ دودھ کے سمندر کو بھی دہی میں تبدیل کر سکتا ہے

جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۸۵ء کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

میرے پیارے ساتھیو اور عزیزو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا ماہِ دسمبر کے آخر پر جلسہ سالانہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت اجتماع کو جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا کی ترقی کا موجب بنائے اور اُسے بے شمار برکتوں سے معمور فرمائے۔ احمدیت کی ترقی اور تمام دُنیا اس کا غلبہ ایک اٹل تقدیر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

بظاہر یہ عجیب لگتا ہے کہ کسی کو اگر یہ کہا جائے کہ کھارے پانی کی جھیل میں ایک قطرہ میٹھا پانی ڈال کر اسے میٹھا کر دو وہ یا تو اسے مذاق سمجھے گا، یا دیوانے کی بات تصور کرے گا۔ آپ کو بھی شاید یہ عجیب لگے اگر آپ کو یہ کہا جائے کہ آسٹریلیا میں بسنے والے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ سارے برِّ اعظم آسٹریلیا کو احمدی بنانا ہے۔ مگر یہ نہ مذاق کی بات ہے نہ دیوانے کی بڑ۔ بلکہ مذہب کی دُنیا میں اس سے بڑھ کر دانائی اور حکمت کی بات کوئی نہیں۔ کیونکہ آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل مکہ میں یہ واقعہ گزرا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ یکہ و تنہا تھے اللہ تعالیٰ نے سب سے عجیب حکم فرمایا کہ قُمْ فَاَنْذِرْ، اُٹھ اور ساری دُنیا کو رحمت اور امن کے پیغام سے آگاہ کر۔ اُس وقت صرف ایک برِّ اعظم کی بات نہیں تھی بلکہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی کیفیت تھی۔ کہ صرف سمندروں کو ہی میٹھے پانیوں میں نہیں بدلنا بلکہ خشکیوں کو بھی زرخیز وادیوں میں بدلنا ہے۔

پس جب مَیں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ نے سارے برِّ اعظم آسٹریلیا کو احمدی بنانا ہے تو میری یہ توقع اُس نمونے کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم پر روشن فرمایا۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ میری بات بھول نہ جائیں۔ اور محنت، ہمت، استقلال، صبر اور دُعا کے ساتھ ہر سمت میں پھیلیں۔ اُسی طرح جس طرح دہی کا ایک قطرہ دُودھ کے سمندر کو بھی دہی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ پس خُدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، اُس سے توفیق مانگتے ہوئے دُعاؤں کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور سارے برِّ اعظم کو اسلام کے نُور سے منوّر کر دیں۔ خُدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ "ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پُھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس تقدیرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ چلنے کی ہمت عطا فرمائے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" مومن وہی ہوتا ہے جو خُدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دُنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خُدا کے لئے وطن، احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے اب چاہیئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خُدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ جو صادق نہیں وہ آج نہیں کل چلا جائیگا۔ اور اس سلسلہ سے الگ ہو کر رہیگا۔ مگر صادق کو خُدا تعالیٰ ضائع نہیں کریگا۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۰۱)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حبیب اسپورٹس مارٹ صالح پور، کٹک اڑیسہ

... پرنٹر و پبلشر نے ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مصروفیات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مجالس عرفان

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور تمام احباب جماعت کو نہایت محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔

پنجوقتہ نمازوں، خطبہ جمعہ، سینکڑوں خطوط کے ملاحظہ، مختلف ممالک سے آئے ہوئے احباب سے روزانہ ملاقاتوں نیز دفتری ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ حضور نے جمعہ اور ہفتہ کے روز بعد نماز عشاء مسجد فضل لنڈن میں مجالس عرفان میں تشریف فرما ہو کر احباب کے سوالوں کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ یہ مجالس انگریزی زبان میں ہوتی ہیں۔ بغرض ریکارڈ دریافت کئے گئے تمام سوالات ذیل میں تحریر ہیں۔ ان میں سے چند سوالات کے جوابات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارے میں پیش کئے جائیں گے۔

مجلس عرفان ۲۷ دسمبر بروز جمعۃ المبارک

(۱) قرآن کریم کی رُو سے آخری دِنوں میں اسرائیل تباہ ہو جائے گا یا اسلام قبول کرلے گا؟ (۲) قرآن کریم میں مختلف جگہ یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے کیا معنیٰ ہیں؟ (۳) قرآن کریم میں نُور اور نار کے الفاظ سے کیا مراد ہے؟ (۴) قرآن کریم میں ایک جگہ ابلیس اور دوسری جگہ شیطان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کیا یہ دونوں الفاظ ایک ہی وجود کے لئے ہیں؟ (۵) کیا اسلام میں عورتیں وکیل یا جج بن سکتی ہیں؟ (۶) جب فرشتوں نے خلیفہ کی تقرری پر اپنی رائے کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی رائے کو غلط قرار دیا۔ حالانکہ فرشتوں کی رائے کی بنیاد اُس علم پر تھی جو اُنہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا تھا تو پھر وہ غلط کیسے ہوئی؟ (۷) حضرت عیسیٰؑ کی صلیبی موت کو ثابت کرنے کے لئے عیسائی یہ دلیل دیتے ہیں کہ دل پھٹ جانے کی صورت میں پانی اور خون وفات کے بعد بھی نکل سکتا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟ (۸) سُورۃ الفجر کی پہلی تین آیات کی تفسیر بیان فرمائیں۔

مجلس عرفان ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ

(۱) چونکہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات دائمی ہیں جن میں وہ صفات بھی شامل ہیں جن کا انسان کے ساتھ تعلق ہے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ انسانیت کا سلسلہ بھی دائمی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات انسان پر ظاہر کرتا رہے؟ (۲) یوم القیامۃ کی حقیقت کیا ہے؟ (۳) اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ اسلام انسان پر بہت زیادہ پابندیاں عائد کرتا ہے۔ (۴) کیا کبھی ایسا وقت بھی آئے گا کہ خدا کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہے گی نیز تخلیق کائنات کا آغاز کیسے ہُوا؟ (۵) زکوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ (۶) حیات الدنیا اور حیاتِ آخرۃ میں کیا فرق ہے؟ (۷) کیا قرآن کریم میں بدروحوں کا ذکر موجود ہے؟ (۸) کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۸۹ء تک احمدیت دُنیا میں غالب آجائے گی؟ (۹) آج کل کے ہوائی سفروں میں پنجوقتہ نمازوں کے اوقات کا تعین کیسے کیا جائے؟

اس مجلس میں محترم امیر صاحب کی درخواست پر حضور انور کی اجازت سے مکرم منیر الادلبی صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ شام کے شہر دمشق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار سال قبل احمدیت قبول کی۔ اور اب تک ۳۰ مخلص عرب اُن کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی شام میں موجود دیگر احمدی باوجود مشکل حالات کے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ گزشتہ دنوں دو شامی نوجوان جو چند ماہ یہاں رہ کر گئے ہیں وہ انہی کے ذریعہ حضرت امام مہدیؑ کی بیعت میں شامل ہوئے۔ تبارک اللہ احسن الخالقین... ذالک۔

مجلس عرفان ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

★ سوال:۔ کیا قرآن کریم میں موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی کوئی ایسی پیشگوئی موجود ہے جو قرآن کریم کے سوا دوسری کتب مقدسہ میں نہ پائی جاتی ہو؟

جواب: فرمایا، قرآن کریم کی آخری سُورتوں میں بے شمار ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جو ... والے زمانہ میں پیش آنے والے ابتلاء اور مصائب پر مشتمل ہیں۔ اسی قسم کی ایک پیشگوئی ایٹم بم کے متعلق ہے جو موجودہ زمانہ میں پُوری ہوئی۔ جہاں تک میرا علم ہے دُنیا کے کسی مذہب کی کتاب میں ایسی پیشگوئی موجود نہیں۔ فرمایا، اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس پیشگوئی کے بارہ میں تفصیلاً ذکر کر چکا ہوں۔ سورۃ الھُمَزۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ کہ انسان حُطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور پھر فرمایا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ کہ تم نہیں جانتے کہ حطمہ کیا ہے۔ کیونکہ اپنے محدود علم کی وجہ سے تمہارے دماغ اس کا تصوّر کرنے سے عاجز ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گو آنحضرتؐ کے زمانے کے انسان کے لئے حُطمہ کا مطلب سمجھنا ممکن نہ تھا۔ لیکن موجودہ زمانے کا انسان اس کا مطلب بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ حُطمہ کا مطلب چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ ہے جس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو ذرّے میں بند بھڑک رہی ہے۔ اس آگ کی خصوصیت یہ ہوگی کہ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ کہ انسان کو بغیر تکلیف پہنچائے دل کو فیل کر دے گی۔ یہ وہ آگ ہوگی جو انسان کے جسم تک پہنچنے سے بہت پہلے انسان کو ختم کر دے گی۔ اب آنحضرتؐ کے زمانے کے لوگ ایسی آگ کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے تھے جو انسان کو چھوئے بغیر اس کو ختم کر دے۔ وہ تو صرف اُس آگ کو جانتے تھے جو انسان تک پہنچ کر اُسے جلا کر ختم کر دیتی ہے۔ اب اٹامک بم پر حالیہ تحقیق نے یہ حتمی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ایٹم بم پھینکنے سے بہت پہلے لوگ صرف SHOCK WAVES سے ہی مر جائیں گے۔ جو آگ کے انسان تک پہنچنے سے بہت پہلے انسان کو ختم کر دیں گی۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

عقل و دل و دماغ کا وہ اعتبار تھا

حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات کے موقع پر لکھی گئی نظم!!

پھولوں کی وادیوں کے لئے اِک بہار تھا
عقل و دل و دماغ کا وہ اعتبار تھا
عِلم و عمل کی روشنی کا عکس لاجواب
پوشیدہ عظمتوں کا کھلا اشتہار تھا
اُس نے عبودیت میں ہی پایا تھا وہ مقام
مقبولِ بارگاہ وہ با اختیار تھا
تاروں بھرے فلک پر چمکتا تھا ایک چاند
اِک تھا، اکیلا تھا وہ مگر بے شمار تھا
سینے میں اُس کے لاکھوں صدائیں خموش تھیں
تقریر کے گلے میں صداکار ہار تھا
مہدی محمدی کو نبیؐ کا سلام بھیج
گلشن میں وہ مسیحؑ کے گُل، اِفتخار تھا
عینی گواہِ جلوۂ سینا پھر ایک بار
طوفانوں میں وہ کشتیٔ نوحؑ کا سوار تھا
مخزن وہ قوانین کا تو قرآں کا ترجمان
تفسیر جاہ و حشم تھی ... گزار تھا
ناظر ہو اُس کا اعلیٰ علیین میں مقام
اِک بار جو رہا نہ یہاں، بار بار تھا

(غلام نبی ناظر یاری پورہ)

خُطبہ جُمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ نبوت (نومبر) ۱۳۶۴ ہش بمقام مسجد فضل لندن
۱۹۸۵ء

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائم مقام ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَھْدِھِمْ
رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ
یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط ھُمْ فِیْھَا
خٰلِدُوْنَ ۝

پھر فرمایا:۔

سُورۃ مومنون سے ۹۔۱۰ اور ۱۱۔ اور ۱۲ آیات کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس سُورۃ یعنی المومنون میں مومنوں کی بعض علامتیں بیان فرمائی گئی ہیں جن میں سے کچھ کا تعلق نماز سے ہے اور نماز سے جن آیات کا تعلق ہے۔ ان آیات میں وہ اُمور بھی بیان فرمائے ہیں جو نماز سے متعلق ہیں اور براہِ راست نمازیں اُن امور سے پہچانی جاتی ہیں۔ فرمایا وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ) کہ مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں پر نگران رہتے ہیں وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ یہی لوگ ہیں جو وارث ٹھہریں گے یا وارث ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ جو فردوس کو ورثے میں پائیں گے ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور ہمیشہ وہ اُن میں رہیں گے۔

نماز کی جو علامتیں یہاں بیان فرمائی گئی ہیں جیسا کہ میں نے پہلے خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کچھ علامتیں نماز کی باہر سے تعلق رکھتی ہیں یعنی معاشرے سے۔ اور کچھ علامتیں انسان کے اندر اپنی ذات کے اندر ڈوب کر معلوم کی جاتی ہیں۔ گزشتہ خطبے میں میں نے بعض ایسی علامات کا ذکر کیا تھا جو

معاشرے کے آئینہ میں دیکھی جاسکتی ہیں

اور پہلی آیت میں انہیں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۝ کچھ دوسری علامتیں ہیں جن کا انسان کے نفس سے اس کے قلب سے اس کے اندر پیدا ہونے والے باریک در باریک رُوحانی تغیرات سے ہے اور ان کا ذکر فرماتے ہوئے عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ فرمایا گیا۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہاں حفاظت کا کیا مضمون ہے بعض اوقات تو حفاظت صرف فرض کے طور پر کی جاتی ہے جیسے چوکیدار کسی گھر یا کسی بنک کی حفاظت کرتا ہے اور بعض اوقات حفاظت محبت کے نتیجے میں پیدا کی ہوتی ہے یعنی محبت حفاظت کا خیال پیدا کرتی ہے اور وہ حفاظت اس فریضہ حفاظت سے مختلف نوعیت کی حفاظت ہوتی ہے۔ انسان جب کسی سے محبت کرتا ہے تو جتنی اس کی محبت بڑھتی چلی جائے اتنا ہی حفاظت کا معیار بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے لیکن یہ خاصہ صرف انسان کے ساتھ ہی نہیں جانوروں میں بھی یہ جذبہ بڑی شدت کے ساتھ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ ایک مُرغی جو اپنے چھوٹے چھوٹے چوزوں سے پیار کرتی ہے، بظاہر اس مُرغی میں حفاظت کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی چھوٹے چھوٹے جانوروں سے بھی وہ ڈرتی ہے۔ بلّی یا کُتّے یا چیل کے ساتھ مقابلے کا اس کا کوئی سوال ہی نہیں کوئی جوڑ ہی نہیں۔ لیکن جب محبت کے نتیجے میں حفاظت کا خیال پیدا ہوتا ہے جب اپنے چوزوں سے پیار کے نتیجے میں وہ حفاظت کرنا چاہتی ہے تو ایسا بپھر جاتی ہے ایسا اس میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے ایسا عزم اس میں پیدا ہو جاتا ہے

ایسی غیر معمولی قوّت آجاتی ہے

کہ وہ پھر بلّی یا کُتّے سے نہیں ڈرتی بلکہ ایسی مُرغی سے بعض دفعہ دوسرے جانور دامن بچا کر گزرتے ہیں اور اگر وہ حفاظت نہ بھی کر سکے تو حفاظت کے دوران جان دے دیتی ہے ایسا جھپٹتی ہے شدت کے ساتھ کہ دیکھنے سے وہ نظارہ انسان پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔

تو یہ حفاظت جو ہے یہ اس کا مقام ہی بالکل اور ہے دیکھنا یہ ہے کہ جہاں نماز کے ساتھ جس حفاظت کا ذکر فرمایا گیا وہ کیا حفاظت ہے اور اندرونی تغیرات کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ جب میں نے کہا کہ اس حفاظت کا اندرونی تغیرات سے تعلق ہے اور باطن میں پیدا ہونے والی علامتیں بتائی گئی ہیں تو یہ مضمون کس طرح اس سے جوڑ کھاتا ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث آپ کو سُناتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا
اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ
بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ
الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ
وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ
الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ (مسلم کتاب الطہارۃ)

یعنی حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ ایک سوال کے رنگ میں فرمایا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ کیا چیز ہے جس کے ذریعہ

اللہ تعالیٰ خطاؤں کو دھو دیتا ہے

اور دُور فرما دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ کہ مکارہ کے باوجود وضوء کو اختیار کرنا اور وضوء کے ذریعہ اپنے جسم کو نماز کے لئے پاک کرنا۔ یعنی عام حالت میں نماز کے لئے وضوء کیا ہی جاتا ہے لیکن یہ کہ نماز کے لئے وضوء کی تیاری ہو اور وضو کے رستے میں روکیں ہوں سخت سردی کا موسم ہے اور انسان ویسے ہی ٹھنڈے پانی سے ڈرتا ہے مگر یہاں تو خیر سہولتیں ہیں۔ ایسی جگہوں میں جہاں موسم زیادہ سرد ہو اور پانی گرم کرنے کی سہولت کوئی نہ ہو وہاں بعض اوقات سخت سردی میں وضو سے سخت کراہت آتی ہے اور اسی طرح وہ عورتیں جو سنگھار بناؤ کی عادی ہوتی ہیں ان کے لئے وضو کرنا ایک بڑی مصیبت ہوتی ہے۔ تیار ہو کے پارٹی پہ جا رہی ہیں اور نماز کا وقت آجاتا ہے یا پارٹی میں جا کر نماز کا وقت آجاتا ہے۔ کتنی دفعہ وہ منہ دھوئیں اور پھر دوبارہ سنگھار کریں تو کئی قسم کے عوارض بھی ایسے ہوتے ہیں جن سے وضوء میں تکلیف محسوس ہوتی ہے تو فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ۔ اسباغ کہتے ہیں بہت اچھی طرح وضوء کا کرنا صرف یہی نہیں کہ وضو کرنا بلکہ خوب پیار اور محبت سے وضوء کرنا باوجود اس کے کہ کثرت کے ساتھ طبعی روکیں موجود ہیں۔ اس کا نام ہے

سچا اور حقیقی وضوء

اور اس کے نتیجے میں گناہ دُھلتے ہیں اور دور ہوتے ہیں اور پھر فرمایا مسجد میں کثرت سے آنا جانا کَثْرَۃُ الْخُطَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ یہ عجیب بات ہے کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اس کے بعد نماز پڑھنا بلکہ مضمون اور بیان ہو رہا ہے بالکل۔ یہاں محبت اور تعلق کا مضمون بیان ہو رہا ہے اس لئے نماز کا ذکر نہیں بلکہ جیسے نماز کے ساتھ تعلق ہو ایسے لوگوں کو وہ بیان فرمایا جارہا ہے۔ فرمایا وَکَثْرَۃُ الْخُطَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ کہ قدم کے کثرت سے نشان ملیں کوئی نمازی ایسا پیار کرتا ہو نماز سے کہ اس کا دن آنے جانے میں گویا صرف ہو رہا ہے بعض لوگوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے دور سے مسجد آنا کیونکہ اس سے قدم زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس مضمون کو نہیں سمجھ سکے۔ دور سے مسجد آنے کا تو مطلب یہ ہے کہ صرف ان لوگوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن کے گھر مساجد سے بہت دور ہیں اور یہ ایک حادثاتی اتفاقی بات ہے اس میں ہر نمازی کیسے شامل ہو سکتا ہے۔

کَثْرَۃُ الْخُطَاءِ کا مطلب ہے کہ اس کثرت سے آنا جانا ہو کہ گویا قدموں کے نشان پڑ گئے ہوں، مسجد اور اس کے گھر کے درمیان۔ نزدیک ہو گھر یا دور گھر ہو۔ آنے جانے کی کثرت کا اظہار ہے۔ اس سے زیادہ اس میں اور کوئی معنی نہیں۔ پھر فرمایا وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار شروع ہو جائے۔ یعنی اس کثرت سے آنا جانا بھی ہو لیکن اکتانے والا نہ ہو بلکہ محبت کے نتیجے میں ہو۔ فرض کے نتیجے میں نہ ہو عشق کے نتیجے میں ہو۔ کیونکہ اگر فرض کے نتیجے میں یہ آنا جانا کثرت سے ہو تو جتنا زیادہ آنا جانا ہوگا اتنا ہی طبیعت اکتاتی چلی جائے گی۔ اتنا ہی بوجھ محسوس کرے گی۔ اگر عشق کے نتیجے میں آنا جانا ہو تو پھر جتنا آنا جانا ہو اتنا ہی

پیار بڑھتا چلا جاتا ہے

اتنا ہی شوق بڑھتا چلا جاتا ہے فرمایا وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ایک نماز کے بعد پھر دوسری نماز کا انتظار ذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔ فرمایا اس کو کہتے ہیں رباط۔ ہاں اسی کو رباط کہتے ہیں۔

اب رباط کیا چیز ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ فرمایا

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔

اور اس کا ترجمہ جہاں جہاں بھی آپ قرآن کریم کا ترجمہ پائیں گے ہمیشہ یہی ملے گا کہ سرحدوں پر گھوڑے باندھنا۔ اور سرحدوں کی حفاظت کرنا۔ اور عموماً یہی معنے لئے جاتے ہیں۔

رباط ربط سے نکلا ہے اور ربط کے معنے ہیں تعلق بلکہ مضبوط تعلق کا باندھنا اور عربی محاورے میں قرآن کریم نے بھی اس کو استعمال فرمایا ہے دوسری جگہ خوب کھول کر۔ رباط کے معنے سرحدوں سے ایسا رابطہ کہ گویا ہر وقت انسان حفاظت کے لئے سرحد پر بیٹھا رہے تو ایسی چوکیاں جو سرحد پر قائم کی جاتی ہیں اور وہ

نظام جو سرحد کی حفاظت کیلئے

مقرر کیا جاتا ہے اسے رباط کہتے ہیں۔ لیکن اس کے اندر مرکزی مفہوم بنیادی معنے ربط یعنی تعلق کے ہیں۔ اب عام انسان وہم وگمان بھی نہیں کر سکتا کہ اس مضمون کا نماز سے کوئی تعلق ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان ہے جو اس نقطے کو پہنچ گیا ہے اور پھر اس کے بھی بڑے وسیع معانی کو دکھا دیئے ہیں۔ آپ نے ایک عظیم مضمون روشن کر دیا ہے اس سے فرمایا اصل ربط اصل رباط نماز کے ساتھ محبت ہے اور اس محبت کے نتیجے میں نماز کی حفاظت ہے عشق کے نتیجے میں یعنی ربط کے نتیجے میں جو حفاظت ہوگی وہ حفاظت جو حقیقی حفاظت ہے اور دو مری آیت میں جو میں نے پڑھ کے سنائی تھی حَافِظُوْا یا یُحَافِظُوْنَ دونوں قرآن کریم میں ملتے ہیں محاورے۔ ایک جگہ حکم ہے حَافِظُوْا نماز کی حفاظت کرو۔ دوسری جگہ فرمایا مومن بندے یُحَافِظُوْنَ عَلَی الصَّلٰوۃِ نماز کی حفاظت کرتے ہیں تو وہاں جو حفاظت کا مضمون ہے اس کو بھی کھول دیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ حفاظت ایسی نہیں کہ جیسے چوکیدار کسی مکان کی حفاظت کرتا ہے بلکہ یہ وہ حفاظت ہے جو تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور جو مضمون بتایا ہے اس حفاظت کا وہ سارا محبت اور پیار کا مضمون ہے وضو کرنا جبکہ تکلیف ہو۔ وضو ایسی حالت میں کرنا جبکہ ابتلاء آجائے وضو کرنے سے کئی قسم کی مشکلات ہوں اور پھر اس وقت بھی سنوار کر وضو کرنا خوب اچھی طرح سجا بنا کے وضو کرنا۔ پھر آنا جانا اس کثرت سے کہ قدموں کے نشان پڑھ جائیں مسجد اور گھروں کے درمیان اور اس کے باوجود پھر اگلی نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا کہ کب پھر خدا کی طرف سے آواز بلند ہو اور پھر میں مسجد چلا جاؤں۔ یہ تو عاشقی کا مضمون ہے۔ محبت کا بھی جو اعلیٰ مقام ہوتا ہے جسے عشق میں دیوانگی کہا جاتا ہے یہ تو وہ مضمون بیان ہو رہا ہے اور آخر پر فرمایا

رباط یہی ہے رباط یہی ہے

اے سمجھنے والو سمجھو کہ اصل حفاظت جس کی طرف قرآن کریم تمہیں بلا رہا ہے اپنی اقدار کی حفاظت ہے اور سب سے اعلیٰ قدر جو تمہیں عطا ہوئی ہے

شہد پر تحقیق کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۰ر جنوری بروز جمعہ مجلس عرفان مسجد فضل لندن میں دنیا کے تمام احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے شہد کے بارہ تحقیقات کرنے کے متعلق فرمایا :-

"میں تمام احمدیوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس میدان میں آگے بڑھ کر دنیا کو دکھا دیں کہ قرآن کریم کے ان حقائق سے پردہ اٹھانے والے سب سے پہلے وہی ہیں۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہدایات تو مسلمانوں کو دی ہیں۔ مگر مسلمان خاموش بیٹھے ہیں اور وہ لوگ جو کتاب نہیں پڑھتے اور کتاب پر ایمان نہیں لائے ہمیشہ ہم سے ایک قدم آگے ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں اس میدان میں اہل علم احمدیوں کو آگے بڑھ کر کام کرنا چاہیئے۔ انفرادی طور پر یا مجموعی طور پر۔ لیکن اس کام کو سائنٹفک طریقے سے کرنا چاہیئے۔ صرف اٹکل پچو سے کام نہ چلایا جائے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم بات جو مدنظر رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں شہد کے رنگ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے "مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ" شہد کی مکھی جو عرق تیار کرتی ہے، اس کی جن دو خصوصیات کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے ان میں سے ایک مختلف الوانہ ہے۔ میرے خیال میں اس سے مراد صرف رنگ ہی نہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں "لون" زیادہ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ سو میرا مشورہ یہ ہے کہ لفظ "لون" کی تحقیق کریں۔ اس میں چھپے ہوئے پیغام کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ اس ایک لفظ میں مختلف بیماریوں کے علاج کا راز مخفی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ شہد کے رنگوں کا نمونہ تیار کرلیں تو شاید آپ کو قدرت کے اس سربستہ راز سے آگاہی ہو جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص رنگ کا شہد ایک خاص بیماری کے لئے ہی مفید ہو۔ یہ اتنا آسان کام نہیں۔ اس میں محنتِ شاقہ اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ لفظ "لون" قرآن کریم میں بلاوجہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس میں ضرور کوئی پیغام مخفی ہے اور اس پیغام میں مختلف بیماریوں کے علاج کا راز مضمر ہے۔ اب اس پیغام کا پتہ لگانا آپ کا کام ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق تمام اہل علم طبقہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے شہد کے متعلق معلومات حاصل کریں اور تجربات کی روشنی میں جو بھی تحقیقات کریں اسکی تفصیلی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں۔

(بشکریہ النصر لندن ۱۷ر جنوری ۸۶ء)

وہ نماز ہے۔ اس کی حفاظت کرو لیکن عشق کے جذبے سے حفاظت کرو۔ فرض سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت نہ کرو۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون میں فرماتے ہیں۔

"وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ یعنی چھٹے درجے کے مومن جو پانچویں درجہ سے بڑھ گئے ہیں، وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ محافظ اور نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے تذکیر اور یاد دہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدار زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم ان کا یاد الٰہی میں گذرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں۔"

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حفاظت کا یہ مضمون حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے درمیان کی صدیوں پر نظر ڈال کر دیکھ لیں آپ کو یُحَافِظُوْنَ کی

تفسیر میں عشق کا مضمون

کہیں نظر نہیں آئے گا۔ یا آقا کو سمجھ ہے اس بات کی یا اس غلام کو جو غلام کامل تھا اور جس کو خود حضرت محمد مصطفیٰ سے ایک ہمیشہ کا ربط تھا

؎ ربط ہے جانِ محمدؐ کو مری جاں سے مدام

یہ اسی ربط کا تعلق تھا جس نے پہلے آقا کو خدا کے ساتھ ربط کے نتیجے میں رباط کا مضمون سمجھایا اور پھر اس کامل غلام کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے ربط کے نتیجے میں رابطے اور حفاظت کا مضمون سکھایا جو اور کسی عالم کسی بڑے سے بڑے بزرگ اور متقی کو اس کے سوا سمجھ نہیں آسکتا تھا۔ یہ وہ خزانے ہیں جن کو لٹانے کے لئے امام مہدی اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ ان سے ہم اپنا تعلق کیسے توڑ دیں جس طرح آپ کا دائم ایک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ربط ہے اسی طرح ہم غلاموں کو بھی آپ کے ساتھ ایک ربط ہے جس تعلق کو کوئی دنیا میں کاٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ اسی ربط کے نتیجے میں ہم نے اللہ سے محبت اور پیار کے اعلیٰ مضامین سیکھے ہیں پھر آپ فرماتے ہیں

"غرض محبت سے بھری ہوئی یادِ الٰہی جس کا نام نماز ہے وہ درحقیقت ان کی غذا ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتے اور جس کی محافظت اور نگہبانی بعینہ اس مسافر کی طرح وہ کرتے رہتے ہیں جو ایک دشت بے آب و دانہ میں اپنی چند روٹیوں کی محافظت کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں اور اپنے کسی قدر پانی کو جان کے ساتھ رکھتا ہے جو اس کی مشک میں ہے۔"

یہ جو نماز ہے یہ تو ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کا مقام ہے اور اس نماز کی راہ میں اس نماز تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں بہت سی روکیں ہیں اور ایک مقتدی کے لئے جگہ جگہ ٹھوکر کے سامان بھی ہیں لیکن پہنچنا ہمیں اس نماز تک ہی ہے ٹھوکریں ہوں تب بھی اس نماز تک ہمیں پہنچنا ہے کیونکہ یہی مقصود ہے زندگی کا اور اس کے بغیر ہم اپنے اعلیٰ مقصدِ زندگی کو پا نہیں سکتے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے پاس ایک اندھا آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے نماز باجماعت ادا کرنے سے رخصت عطا فرما دیں کیونکہ رات کے وقت اور خصوصاً صبح کے وقت میرے لئے مشکل ہوتی ہے اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ میں اندھا ہوں اور مدینے کی وہ سڑک جو میرے گھر سے مسجد تک جاتی ہے اس میں

جگہ جگہ ٹھوکریں لگی ہوئی ہیں

مجھے ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اجازت دی اور جب وہ واپس مڑے تو پھر بلایا اور فرمایا نہیں۔ مسجد میں جانے سے کوئی روک تمہاری راہ میں حائل نہیں ہونی چاہیئے۔ مسجد تک پہنچنے کی راہ میں خواہ ظاہری کتنی ہی روکیں ہوں تمہیں میں اس کی اجازت نہیں دونگا یعنی یہ فقرہ اس طرح تو نہیں فرمایا لیکن اس پس منظر میں فرمایا جو سوال اٹھایا گیا تھا تو فرمایا نہیں تمہیں اجازت نہیں ہے گویا یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ مسجد اور انسان کا تعلق ایسا ہے کہ راہ کی روکیں نمازی کو اس سے الگ نہیں کر سکتیں اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔

تو یہ وہ نماز ہے جو اصلی نماز اس کی راہ میں اور اکثر مومنوں کی راہ میں بہت سی روکیں ہیں لیکن ان روکوں کے نتیجے میں بھی ہر حال آپ کو وہاں تک پہنچنا ہوگا۔ کیونکہ یہ مقصدِ زندگی ہے کیسے وہاں پہنچیں اور کس طرح اس حقیقت کو پہچانیں۔ اور اس حقیقت سے پیار کریں اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو

حقیقتِ نماز ہے

یہ مسئلہ بھی ایک عارف باللہ ہی ہے جو ہمیں سمجھا سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بارہا قلم اٹھایا ہے اور ملفوظات میں بکثرت نماز کی محبت پیدا کرنے، نماز سے پیار کرنے، نماز کے مقام اور مرتبہ کو بڑھانے اور نماز کے ذریعے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بکثرت ارشادات ملتے ہیں اور یہ مضمون بھی ایسا ہے جس میں آپ منفرد ہیں۔ تمام تیرہ صدیوں کے بزرگوں کے ارشادات کو آپ اکٹھا کر لیں جو نماز کے اصلی مطالب اور لطائف پر مشتمل ہوں تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات ان پر بھی بھاری نظر آئیں گے فرماتے ہیں:۔

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفاء کرنا نادانی ہے

اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتار دیتے ہیں بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں۔ حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔"

فرمایا۔ "یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگے مارتی ہے ختم کر لیتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کر دیتے ہیں۔"

پھر فرمایا۔ "قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتے کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے۔"

یہ ایک بہت ہی گہرا عارفانہ کلام ہے اسی لئے اسے میں نے دوبارہ پڑھا ہے

اس آواز پر لبیک کہیئے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نئے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بناتا ہے اور دعا کرے تو یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کوئی چیز آپ کو دینا چاہتی ہے تو ہاتھ بڑھا کر اس کو نہ لینا سخت ناشکری ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۵ء)

آپ کے سامنے۔ یہ نہیں فرمایا کہ نماز کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندے کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ رب کا عبد کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے نماز قائم کی گئی ہے۔ فرمایا ہے

ربّ کے ساتھ عبد کا ایک دائمی تعلق

وجود سے پہلے سے اس رشتے کو زندہ رکھنے کے لئے نماز قائم کی گئی ہے اگر آپ نماز چھوڑ دیں گے تو آپ کا وہ تعلق کٹ جائے گا جو ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ سے ہے جو ایک فطری چیز ہے یہ بات ہی نہیں ہو سکتا کہ رب سے عبد کو تعلق نہ ہو جس نے پیدا کیا، اس کا ایک گہرا تعلق قائم ہو جاتا ہے جیسے ماں کا بچے سے تعلق قائم ہو جاتا ہے لیکن بعض ایسے محرکات ہیں ایسے بعد میں پیدا ہونے والے واقعات ہیں جو بعض دفعہ ماں کا بچے سے تعلق کاٹ دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

"اسی طرح رب اور بندے کا ایک دائمی تعلق ہے وہ اپنی جگہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ لیکن اگر عبادت نہ کی جاتی یا خدا ہمیں عبادت نہ سکھاتا تو اس تعلق میں رخنہ پڑ جاتا اور رفتہ رفتہ ہم اس تعلق سے غافل ہو جاتے۔

اس رشتے کو قائم رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے نماز بنائی ہے

اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے۔"

یہ بھی ایک عجیب عارفانہ کلام ہے۔ لذت رکھ دی ہے کا تو مطلب یہ ہے کہ جو نماز پڑھے گا اسے لذت آنی چاہیئے۔ یعنی لذت آپ زبردستی پیدا نہیں کر سکتے۔ نماز میں با خود کوشش کر کے لذت پیدا کرنے کا نام نماز نہیں ہے بلکہ نماز میں لذت ہے اور اگر آپ کو نہیں ملتی تو آپ میں رخنہ ہے کوئی۔ آپ اپنی کمزوری کو دور کریں اپنے مذاق کو درست کریں۔ اگر ایک اچھے کھانے میں کسی کو لذت محسوس نہ ہو تو آپ یہ نہیں کہیں گے کہ اس کھانے کو پھر دوبارہ پکاؤ اور اس میں لذت پیدا کرو۔ آپ یہ کہیں گے کہ اس کھانے میں لذت ہے لیکن تم بیمار ہو تم اپنا علاج کرو۔ تمہارا منہ کڑوا اور کسیلا ہو چکا ہے تو یہ جو فقرہ ہے یہ بھی ایک انتہائی عارفانہ کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فطرت میں گڈ بیٹنے سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم مقام

کا پتہ چلتا ہے اور یہ کھڑکیاں ہیں جن کے ذریعہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں داخل ہو کر آپ کی اس روحانی زندگی کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں جس نے آپ کو وہ مقام عطا کیا ہے جو آج امام الزمان کا مقام کہلاتا ہے۔ کوئی جو واقفِ حال نہ ہو، جو ان گلیوں سے گزرا نہ ہو جن کو ان رستوں سے پوری واقفیت نہ ہو اس قسم کے فقرے لکھ ہی نہیں سکتا۔ فرماتے ہیں:-

"ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسا ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے۔"

عجیب کلام ہے فصاحت و بلاغت کا۔ جس تعلق کی مثال دی ہے اس کو بند کر کے عبادت میں لذت ڈھونڈنے کے لئے کیسا پیارا کلام ہے۔

"دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا۔ لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى"

حیرت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا فرماتے ہیں کہ میرے کلام کو جو تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں تکبر پایا جاتا ہے تو اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ تم ایک دفعہ سرسری نظر سے میرے کلام سے گزر جاؤ گے تو اس کے مطالب کو پا لو گے۔ تمہیں جد و جہد کرنی پڑے گی

محنت کرنی پڑے گی

اور بار بار پڑھنا ہو گا غور کے ساتھ تب تم اس کی گُنہ کو پاؤ گے ورنہ کلام کے بہت سے معارف تمہاری نظر سے اوجھل رہ جائیں گے۔

یہاں ایک عجیب طرزِ بیان ہے جس نے کمزوروں کے لئے بھی ایک نجات کی راہ دکھا دی ہے۔ ایک عارف باللہ جس کی ساری نمازیں درست ہو چکی ہوں جو ہر نماز کے ہر حصّے سے لذت پاتا ہو جب وہ ذکر کرتا ہے کہ نماز یہ ہے اور نماز وہ ہے اور بڑے لطف اُٹھا اُٹھا کر بیان کرتا ہے تو ایک عام انسان کا تو دل دہل جاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں تو مارا گیا۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو اس قسم کے خط بھی لکھتے ہیں مجھے کہ ہم نے تو خطبہ سنا ہے ہم نے فلاں جگہ پڑھا ہے نماز یہ ہوتی ہے۔ ہماری تو جان نکل گئی ہے فکر سے کہ ہماری تو پھر نمازیں کوئی نہیں۔ اور اگر نماز میں وہ لذت نہیں آتی تو کیا ہم اندھے اُٹھائے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کی ایک ایسی لطیف تفسیر فرما دی کہ جس کے نتیجے میں کمزوروں کے خطرے اور خدشے بھی دور ہو گئے۔

فرمایا "اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا" جو اندھا ہو اس کو تو ایک دفعہ بھی نظر نہیں آتا۔ فرمایا تم ڈر نہ جانا کہیں

اگر تمہاری نمازوں میں کمزوری ہے

تو تم ان اندھوں میں نہیں ہو جن کے متعلق فرمایا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کہ جو اس دنیا میں اندھے ہیں وہ آخرت میں بھی اندھے اُٹھائے جائیں گے۔ اگر تم اندھے ہوتے تو تمہیں ایک دفعہ بھی نماز میں لذت محسوس نہ ہوتی پس جن کو چند دفعہ بھی اس نماز کی لذت سے آشنائی حاصل ہو گئی وہ خدا کے حساب میں اندھے نہیں لکھے جائیں گے وہ اہلِ بصیرت لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اہلِ بصارت لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔

پس جہاں ایک دفعہ شوق دلایا۔ جہاں اصلی نماز کے نمونے دکھا کر ان کے لئے طلب پیدا فرمائی وہاں کمزوروں کو کیسا سہارا بھی عطا کیا ہے۔ ایک چھوٹے سے پیرے کے اندر چند سطروں کے اندر ایسے عظیم الشان مطالب بیان فرما دیئے ہیں جس سے نماز کے نتیجے میں جو باریک در باریک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں یا ہونی چاہئیں ان کا ایک انتہائی حسین نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔ "جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور

بے حوصلہ ہو کر ہمّت نہ ہارے

بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرّع۔ بے ذوقی سے ترکِ نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔"

یہ بھی بعض مبتدی جو ٹھوکر کھاتے ہیں ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایسی پیاری اور واضح ہدایت دیدی۔ بعض لوگ کہتے ہیں نماز میں لذت ہی نہیں آتی تو فائدہ کیا اور نماز چھوڑ دیتے ہیں یا نماز سے بے رغبتی اختیار کر جاتے ہیں۔ فرمایا:-

"نماز ترک نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے جیسے ایک نشے باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام

پنیا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک وقت کی نماز پڑھتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں کو معاف نہیں ہوئیں۔ "

پھر فرماتے ہیں :۔

" نماز کیا چیز ہے نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اُس وقت پھر اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ اور بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو۔

اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دُعائیں مانگنا

ضروری ہے۔ "

یعنی لذت کے نتیجے میں نہیں تو شفا کے حصول کی خاطر دوا سمجھ کے ہی نماز کے ساتھ چمٹا رہے اس کو ترک نہ کرے۔ اس سے غافل نہ رہے جس طرح بن پڑے ضرور نماز ادا کرے۔ فرمایا :۔

" اس کے بعد لذت پیدا ہو جائے گی انشاء اللہ کیونکہ یہ حالت کسی بیماری کا پتہ دیتی ہے اور اس بیماری کے اصلاح کیلئے بھی دوا نماز ہی ہے۔ "

پھر فرمایا :۔

" اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دُعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں۔ اور

اندھوں میں نہ جا ملوں "

اب یہاں بھی اس مضمون کو اسی آیتِ کریمہ سے باندھا ہے گویا جو اس دُنیا میں اندھا ہے وہ اُس دنیا میں بھی اندھا رہے گا۔ اس کا اصل تعلق نماز سے ہے جسے اس دُنیا میں نماز کی لذت حاصل نہیں ہوگی اُسے اس دُنیا میں بھی لذت حاصل نہیں ہوگی یعنی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا کیونکہ نماز کی آنکھوں سے انسان خدا کو دیکھتا ہے اور وہاں رؤیتِ خداوندی یہاں کی مقبول نمازوں کے نتیجے میں ہی حاصل ہوگی۔ فرمایا :۔

"جب اس قسم کی دُعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"

آخر پر ایک اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلق آخر سے متعلق پڑھ کے سُناتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم میں جو خلقِ آخر کے متعلق فرمایا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ اس کا بھی حقیقی تعلق نماز ہی سے ہے اور نماز ہی کے نتیجے میں خلقِ آخر عطا ہوتی ہے۔ یہ مضمون جو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انسان کو ایک ظاہری بدن تو عطا کر دیا اس کو بظاہر انسان بنا دیا لیکن وہ بہائم سے ابھی جُدا نہیں ہوا اور جب تک خدا تعالیٰ اُسے اپنے فضل کے ساتھ ایک نئی زندگی نہ بخشے اُسے بہائم سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق تب ہوگا جب آسمان کی طرف سے اُس کی رُوح پر

ایک شعلۂ نور نازل ہوگا

اور اُسے ایک نئی زندگی عطا ہوگی۔ فرمایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ اصل حُسن خدا کی تخلیق کا یہ حُسن ہے یعنی جانوروں سے انسان بنا دیا انسانوں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ علیٰ آلہٖ وسلم پیدا کر دیئے۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ اتنا حسین نظارہ ہے۔ ایسا عظیم الشان انقلاب ہے کہ بے ساختہ مومن کے دل سے آواز اُٹھتی ہے تَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ بہت ہی بابرکت ہے وہ ذات وہ خدا جو اتنی حسین تخلیق کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی رُوح اُس کے اندر داخل ہو گئی ہے جو پہلے نہیں تھی اس رُوح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتی ہے اور محبتِ ذاتیہ ایک فوارے کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودہ کی آبپاشی کرتی ہے اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اس درجے پر وہ تمام کمال افروختہ ہو جاتی ہے اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اُس پر کر دیتی ہے اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے یہاں تک کہ سُرخ ہو جائے

اور آگ کے رنگ پر ہو جائے

اس مومن سے اُلوہیت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ لوہا بھی اس درجے پر آگ کے آثار اور افعال کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ وہ مومن خدا ہو گیا ہے بلکہ محبتِ الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے "

یہ خلاصہ ہے اہل اللہ کا۔ یعنی مُنہ سے دعوے ہزار کئے جائیں یا انسان دعوے نہ بھی کرے اور غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے کہ میں با خدا انسان بن گیا ہوں، اُس کی پہچان کیا ہے کس سے پتہ چلے کہ یہ غلط فہمی تھی کس سے پتہ چلے کہ حقیقت میں انسان باخدا بن گیا ہے۔ یہ وہ کسوٹی ہے جس پر یہ باتیں پرکھی جا سکتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہیں۔ فرمایا :۔

" بلکہ محبتِ الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے اور باطن میں عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے۔ "

یہ دُوسرا حصہ جو اس جملے کا ہے یہ بھی انتہائی گہرا اور عارفانہ کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پہچاننے کے لئے آپ کے روحانی کلام میں سے بعض دفعہ ایک ایک جملہ کافی ہو جاتا ہے ناممکن ہے کہ کوئی صحیح فطرت انسان ان فقرات کی تہہ تک پہنچ جائے اور پھر وہم و گمان بھی اس بات کا کر سکے کہ یہ فقرے کہنے والا یا لکھنے والا کوئی جھوٹا ہو سکتا ہے یہ تو اندرونِ خانہ کے راز ہیں جو وہی بیان کر سکتا ہے جس کی اندرونِ خانہ تک رسائی ہو۔ فرماتے ہیں کہ وہ جو بظاہر تمہیں الٰہی رنگ پکڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ان کے اندر پھر بھی عبودیت کی خامیاں موجود رہتی ہیں بشریت سے بالا وہ پھر بھی نہیں ہو سکتے جیسے آگ کسی لوہے کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور اس حد تک لے لے کہ

لوہے سے آگ کی صفات ظاہر ہونے لگ جائیں

مگر بنیادی خاصیتیں جو لوہے کی ہیں وہ ڈھانپی تو جائیں گی اس شعلے سے لیکن حقیقت میں لوہے کی وہ بنیادی صفات قائم رہیں گی اور لوہا براہِ راست

آگ نہیں کہلا سکتا۔

"باطن میں عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے۔ اس درجے پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہے۔ اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے اور اس کی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہوتا ہے جس سے اس کے دل کو راحت پہنچتی ہے۔"

اب یہ فقرے بھی ایسے عظیم الشان ہیں کہ جن پر غور کرنے سے مسیح ثانی یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسیح کی مسیح اول پر فضیلت ثابت ہوتی ہے پہلے مسیح نے بھی کچھ فقرے ایسے کہے جس کے نتیجے میں آپ کے حواریوں نے یہ سمجھا کہ ہم روٹی جو توڑتے ہیں وہ مسیح کا بدن کھاتے ہیں مسیح کا گوشت کھاتے ہیں اور جو شراب پیتے ہیں وہ مسیح کا خون پیتے ہیں اور سوائے اس ظاہری رسم کے ان کو کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور کبھی انہوں نے غور نہیں کیا کہ مسیح کا بدن کھانے سے کیا مراد ہے اور مسیح کا خون پینے سے کیا مراد ہے۔ یہ تو ایک بڑا مکروہ نظارہ نظر آتا ہے کہ اپنے آقا کا بدن کھائے کوئی اور اپنے آقا کا خون پیئے ایسا طبیعت میں کراہت پیدا کرتا ہے یہ نظارہ کہ حیرت ہوتی ہے..... جتنا تم نے سمجھا۔ وہ فقرہ اصل کیا تھا جس کے یہ معنی لئے گئے اور ساری قوم اب تک

اصل حقیقت کو نہ پہچان سکی

نہ اس کے تصور میں کبھی آئی کہ اس کے معنی ہیں کیا۔ مسیح ثانی نے بھی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اُمت کے مسیح ہیں اسی قسم کے فقرے بولے ہیں مگر اپنے متعلق نہیں خدا تعالیٰ کے متعلق اور یہ ثابت فرما دیا کہ پہلے مسیح کی مراد کیا تھی ہم پر یہ کھول دیا فرمایا:۔

"اس درجے پر مومن کی روٹی خدا ہوتا ہے جس کے کھانے پر اس کی زندگی موقوف ہے اور مومن کا پانی بھی خدا ہوتا ہے جس کے پینے سے وہ موت سے بچ جاتا ہے"

یعنی خدا تعالیٰ مومن کی زندگی کا ذریعہ ہے اس کی قوت کا ذریعہ ہے اس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا گویا اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اس طرح کا تعلق خدا سے قائم کرو گویا وہ تمہارے بدن میں داخل ہو گیا۔ تمہاری رگ و پے میں شامل ہو گیا تمہارے خون میں سرایت کر گیا اور تمہاری رگوں میں دوڑنے لگا۔ یہ مضمون تھا جو حضرت مسیح بیان فرمانا چاہتے تھے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ پاکیزہ بنو تو مجھ سے ایسی محبت کرو کہ گویا میں تمہارے وجود میں شامل ہو گیا ہوں۔ لیکن وہ فقرہ کوئی اس قسم کے اشارے اپنے اندر رکھتا تھا کہ جو نسبتاً کم ذہن لوگوں کی سمجھ سے بالا تھے اور مجبوراً وہ لوگ ٹھوکر کھا گئے اور لاعلمی کی سزا اب تک پا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو اپنی ذات کی بجائے خدا کی طرف منسوب کر کے اور خون کی جگہ پانی کا لفظ استعمال کر کے اس مضمون کو خوب کھول دیا اور پھر ساتھ یہ بھی فرمایا:

"اور اس کی ٹھنڈی ہوا بھی خدا ہی ہوتا ہے جس سے اس کے دل کو راحت پہنچتی ہے اور

اس مقام پر استعارہ کے رنگ پر

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ خدا اس مرتبہ کے مومن کے اندر داخل ہوتا ہے اور اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کرتا اور اس کے دل کو اپنا تخت گاہ بنا لیتا ہے تب وہ اپنی روح سے نہیں بلکہ خدا کی روح سے دیکھتا اور خدا کی روح سے سنتا اور خدا کی روح سے بولتا اور خدا کی روح سے چلتا ہے اور خدا کی روح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے کیونکہ اس مرتبہ پر نیستی اور استہلاک کے مقام میں ہوتا ہے اور خدا کی روح اس پر اپنی محبت ذاتیہ کے ساتھ تجلی فرما کر حیات ثانی اس کو بخشتی ہے پس اُس وقت روحانی طور پر اس پر یہ آیت صادق آتی ہے ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔"[۱]

خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بھی ہم میں سے ہر فرد کو مردوں کو بھی، عورتوں کو بھی، بڑوں کو بھی اور بچوں کو بھی وہ خلق آخر عطا کرے کہ جس کے نتیجہ میں ہم خدا کی روح سے سننا سیکھیں، خدا کی روح سے بولنا سیکھیں، خدا کی روح ہمارے رگ و پے میں سرایت کر جائے، خدا کی روح سے اٹھیں اور خدا کی روح کے ساتھ سوئیں اور خدا کی روح کے ساتھ چلیں تاکہ مجال نہ ہو غیر کی کہ ان پر حملہ کرے جن پر حملہ کرنا گویا خدا پر حملہ کرنا ہو ٭

ایک مُقدّس عہد

از مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اسپین

"آج بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان احیائے موتیٰ کے صدقے اور آپ کے طفیل اس مُردہ سپین کو دوبارہ زندہ کر دیں گے ــــ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز = بقاؤہٗ دا طلع شموس طالعہ نے سپین کے سفر کے دورہ میں جو خطبہ جمعہ مسجد لنڈن میں ۱۸ر اکتوبر کو بیان فرمایا اُس میں حضور نے اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے غرناطہ میں مسلمانوں کے قدیم قبرستان میں دفن ہونے والوں کی روحوں سے ایک مقدس عہد کیا ہے کہ:

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، ساری جماعت احمدیہ اس بات کا عہد کر رہی ہے اور اس عہد کو ہمیشہ نباہتی رہے گی کہ جب تک اسلام دوبارہ سپین میں اُس سے بڑھ کر شان کے ساتھ دوبارہ زندہ نہ ہو جس طرح پہلی بار اسلام سپین میں زندہ ہوا تھا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ہم مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے جس نے بیابان میں یہ پُرعجیب ماجرا دکھایا تھا کہ صدیوں کے مُردوں کو ہزاروں سال کے مُردوں کو زندہ کر دیا تھا۔ وہ مُردے الٰہی رنگ پکڑ گئے تھے۔ آج بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان احیائے موتیٰ کے صدقے اور آپ ہی کے طفیل اس مُردہ سپین کو دوبارہ زندہ کر دیں گے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر احمدی کو یہ مقدس عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم رشید احمد صاحب زاہد قرطبہ کا فون آیا کہ مکرم میر صاحب سے اجازت لیکر ہی چار روز کے لئے غرناطہ میں تبلیغ کی غرض سے آ رہا ہوں چنانچہ اُن کی کار میں (۱) Alhama Of Granada (۲) Loja (۳) علورا Alhindin (۴) Otura (۵) Albolete (۶) Salar میں پیغام احمدیت پہنچانے کا پروگرام بنایا گیا۔ Loja شہر کے وائس پریذیڈنٹ سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان چار ایام میں مکرم محمد آصف صاحب۔ مکرم ڈاکٹر نذیر صاحب لنڈن۔ مکرم سعید احمد صاحب اور مکرم سید انور حسین صاحب نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ "Future of The Humanity" "اسلامی تمدن"۔ اسلام (فولڈر)۔ احمدیت کیا ہے۔ مسجد بشارت کی افتتاحی تقریر وغیرہ ان شہروں میں کثرت سے تقسیم کئے۔ Loja جو Salar سے چار کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، کریمہ صاحبہ اہلیہ مکرم آصف خان صاحب غرناطہ میں اسلام قبول کرنے والی پہلی خاتون ہیں وہاں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ خاص دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اور دعوت الی اللہ کے اس پروگرام میں حصہ لینے والوں کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے آمین

---

[۱] ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۷ و ۵۸

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔

حضور انور کی شبانہ روز مصروفیات میں پانچوں نمازیں مسجد میں تشریف لا کر پڑھانا۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا۔ جمعہ اور ہفتہ کو مجلس عرفان میں حاضرین کے سوالوں کے جوابات عطا فرمانا۔ روزانہ ڈاک ملاحظہ فرمانا اور اس کے جوابات دینا۔ روزانہ ملاقات کے لئے آنے والے احباب سے ملاقات کرنا۔ اس کے ساتھ ساتھ مرکزی عہدیداران کی تفصیلی راہنمائی فرمانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف تقاریب مثلاً نکاح، شادی بیاہ، آمین وغیرہ میں بھی ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شرکت فرماتے ہیں۔

ذیل میں مجلس عرفان میں دریافت کئے گئے سوالات لغرض ریکارڈ پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند سوالوں کے جوابات آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔ جملہ سوالات کے تفصیلی جوابات کے لئے شعبہ سمعی و بصری لنڈن سے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس دستیاب ہیں۔

★ ۳ر جنوری ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک کی مجلس عرفان میں دریافت کئے گئے سوال درج ذیل تھے۔

(۱) کیا از روئے قرآن کریم بچے کی پیدائش سے قبل رحم مادر میں ہی اللہ تعالیٰ بچے کی نیکی یا بدی مقدر فرما دیتا ہے؟ (۲) کیا عیسائی ایلیا کی آمد ثانی سے مراد یوحنا نبی کی بعثت لیتے ہیں؟ (۳) ایلیا اور یوحنا نبی میں کیا مماثلتیں تھیں جن کی وجہ سے یوحنا نبی مثیل ایلیا بنے؟ (۴) کیا اللہ تعالیٰ کی ہر نئی تخلیق پہلے سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہے؟ (۵) شامی احمدی دوست مکرم منیر الادلبی صاحب نے دریافت کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بچہ دس سال کا ہو جائے اور وہ نماز نہ پڑھے تو اُسے سزا دی جائے۔ کیا یہ ہدایت بظاہر آیت لا اکراہ فی الدین (کہ دین میں جبر جائز نہیں) کے خلاف نہیں نیز بچے کو مارنا تربیت کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتا ہے۔؟ (۶) جماعت احمدیہ میں وقفِ زندگی کا سلسلہ کب اور کیسے شروع ہوا؟ (۷) انبیاءؑ کے قرآنی ناموں کی بجائے بائیبل میں مذکور نام کیوں استعمال کئے جاتے ہیں؟ (۸) آیتِ قرآنی لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل ..... الخ کا کیا مفہوم ہے؟ (۹) قرآن کریم میں حملھا الانسان میں اگر آنحضرتؐ مراد لئے جائیں تو پھر انہٗ کان ظلوماً جھولا کا کیا مفہوم ہے؟ (مکرم منیر الادلبی صاحب کا سوال) (۱۰) کیا شریعت کو تکلیف اور بوجھ قرار دینا درست ہے؟

★ ۴ر جنوری ۱۹۸۶ء بروز ہفتہ درج ذیل سوالات دریافت کئے گئے۔

(۱) حدیث میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے قائم ہونے والی خلافت کو خلافت علی منہاج نبوت کہا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر کیا یہ زیادہ بہتر نہیں کہ تحریر و گفتگو میں حضور کی بجائے خلیفہ کا لفظ ہی استعمال کیا جائے؟ (۲) عام مسلمان صرف جماعت احمدیہ کی غیر معمولی طور پر مخالفت کیوں کرتے ہیں۔؟ (۳) احمدی اور غیر احمدی علماء عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے پر امن طور پر تبادلۂ خیال کیوں نہیں کرتے؟ (۴) اسلام میں موسیقی کس حد تک جائز ہے؟

(۵) ۱۹۸۶ء میں قمری لحاظ سے احمدیت پر سو سال پورے ہو جاتے ہیں۔ کیا ہمیں جوبلی کا جشن اسی سال سے شروع نہ کر دینا چاہیئے؟ (۶) منیر انکوائری رپورٹ پر تبصرہ (۷) احادیثِ نبویہ و کتب حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں شام اور دمشق کی کیا اہمیت ہے؟ (۸) قرآن کریم کشتی نوح کے بارہ میں کیا تفاصیل بتاتا ہے؟ (۹) تمام مسلمانوں میں سے صرف جماعت احمدیہ کو سچا مسلمان قرار دینے کی کیا وجہ ہے؟ (۱۰) کیا وجہ ہے کہ قرآن کریم میں یہ ذکر موجود نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو تورات دی گئی؟

★ مورخہ ۴ر جنوری کی مجلس عرفان میں ایک غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے اور ان کی طرف سے چند سوالات بھی دریافت کئے گئے جن کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت مؤثر اور تفصیلی جوابات عنایت فرمائے۔ تبلیغی لحاظ سے یہ کیسٹ خاص طور پہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ اسی مجلس کے آخر میں حضور کی اجازت سے شامی احمدی دوست مکرم منیر الادلبی صاحب نے بتایا کہ وہ لنڈن میں چند روز قیام کے بعد اگلے روز دمشق واپس جا رہے ہیں۔ انہوں نے حمد و ثنا سے لبریز لہجے میں کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایک ایسے ماحول میں دن گذارے ہیں جسے ایک جنت ارضی کہا جاسکتا ہے اور میں اس پر تمام جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ بمقام مسجد فضل لنڈن

س: قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ یَشَآءُ متعدد بار آیا ہے۔ اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج: فرمایا۔ لفظ یشاء کے عام طور پر تو یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ چاہے۔ لیکن جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے آئے تو اس کے معنے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ کیونکہ ذاتِ باری تعالیٰ انسانوں کی طرح جذباتی اور بے معنی خواہشات نہیں رکھتی۔ خواہش کا لفظ جب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس کا مطلب کسی چیز کا وقوع پذیر ہونا ہے۔ اگر یہ لفظ یہاں بھی عام معنوں میں لیا جائے تو ہر چیز کے لئے جو تقدیر خدا تعالیٰ مقرر فرمائے یا چاہے وہ بہر حال ویسی ہی ہو کر رہے گی۔ اور اس میں انسانی عمل کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مقامات پر اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ بعض اوقات انسانی جذبات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن ان کے معنی وہی کئے جائیں گے جو خدا تعالیٰ کی شان کے عین مطابق ہوں۔ اور یہ کہ صفات باری تعالیٰ کے اظہار کے لئے یشاء ایک نہایت موزوں لفظ ہے۔ یعنی کسی عمل کے نتیجہ میں تقدیر الٰہی اس کے مطابق فیصلہ کر دیتی ہے۔ لہٰذا اگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جسے چاہے گمراہ کر دے تو اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ کے ہاں پہلے سے ہی کسی کے گمراہ ہونے کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی انسان دیدہ دانستہ بعض مخصوص غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ اس کی گمراہی کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس لئے جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں۔

س:۔ خلیفہ کی تقرری پر جب فرشتوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں غلط قرار دیا۔ اُن کی رائے کی بنیاد جبکہ اس علم پر تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنہیں عطا کیا گیا تھا تو پھر وہ غلط کیسے ہوئے۔؟

ج:۔ فرمایا۔ فرشتے بالکل لاعلم نہ تھے۔ قرآن کریم اور دیگر کتب سماوی سے ثابت ہے کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ نے قانونِ قدرت کا علم عطا کیا تھا جس کی مدد سے وہ تمام نظامِ کائنات کو چلاتے تھے لہٰذا فرشتوں کی یہ رائے کہ خلیفہ کی تقرری پر خون خرابہ اور فساد ہوگا بالکل غلط نہیں تھی۔ البتہ اُنہیں اس بات پر غلطی لگی کہ فساد کا ذمہ دار اُنہوں نے خلیفہ کو سمجھا جسے اللہ تعالیٰ مبعوث کرنا چاہتا تھا۔ فرشتوں کی رائے عوام الناس کے اطوار پر مبنی تھی۔ وہ خلیفہ کی اعلیٰ صفات سے بالکل ناواقف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے جانا کہ وہ اس معاملہ کو خوب سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اُنہیں بتایا گیا کہ اُن کا علم محدود ہے تب اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ فرشتے اس بات سے آگاہ نہیں تھے کہ اگر خلیفہ کی بعثت کی وجہ سے فساد ہوا اور خون بہایا گیا تو اس کے ذمہ دار عوام ہونگے جو اُس کی مخالفت کی وجہ سے فساد برپا کریں گے قرآن کریم میں بیان کردہ یہ کہانی ہر نبی کی بعثت کے وقت دُہرائی گئی ہے اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی فرستادہ (مسیح) ...

پیغام لے کر آیا تو دُنیا والوں نے اُس کی آواز کو دبانے کے لئے اُس کا اور اُس کے ماننے والوں کا خون بہایا۔ لہٰذا فرشتوں کا یہ کہنا درست نہ تھا کہ حضرت آدمؑ دُنیا میں فساد برپا کریں گے جو اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ ایک تو یہ بات تھی جس کے سمجھنے میں اُنہیں غلطی لگی دوسرے فرشتے صفاتِ باری تعالیٰ سے بھی ناواقف تھے۔ جنہیں قرآن کریم میں "اسماء" کہا گیا ہے۔ کیونکہ ان تخلیق ہی اس رنگ پر کی گئی ہے کہ وہ کبھی نافرمانی نہیں کرتے اور نہ ہی کسی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالےٰ غفار ہے یا ستار ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب حضرت آدمؑ کے ذریعہ مذکورہ اور دیگر صفاتِ باری تعالیٰ ظاہر ہوئیں تو پھر اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا کیونکہ اب پہلی مرتبہ ان پر ایسے خدا کا ظہور ہوا جس کا وہ پہلے تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

س:۔ قرآن کریم میں ابلیس اور شیطان دو الگ الگ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کیا یہ دونوں ایک ہی وجود کے نام ہیں یا الگ الگ۔ نیز قرآن کریم میں مذکور اس شجرِ ممنوعہ کی وضاحت فرمائیں جس کے قریب نہ جانے کی حضرت آدمؑ کو ہدایت کی گئی تھی۔

ج:۔ فرمایا۔ شیطان کا لفظ ایک ایسی اصطلاح ہے جو برائی کے رجحانات کے لئے وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ ہر انسان کے خون میں ایک دوڑتا ہوا شیطان پایا جاتا ہے جسے دوسرے لفظوں میں نفسِ امّارہ کہا جاتا ہے جو انسان کو بُرائی کی طرف بھٹکنے کی تحریک کرتا ہے مگر نفسِ انسانی میں ایک تحریک ایسی بھی پائی جاتی ہے جو اُسے نیکی میں بڑھنے کی طرف مائل کرتی ہے۔ یہ دونوں طاقتیں مسلسل باہم برسرِ پیکار رہتی ہیں۔ ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ہر شخص کے ساتھ شیطان موجود ہے تو پھر اس بارہ میں حضور کی اپنی کیا حالت ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ میرے شیطان نے اسلام قبول کر لیا ہے اس لئے وہ مطیع اور فرمانبردار بن گیا ہے۔ اگر شیطان کسی ایسی چیز کا نام ہوتا جو انسانی جسم سے باہر ہوتی تو یہ ناممکن ہوتا کہ ایک انسان کے لئے تو وہ اسلام قبول کرنے اور دوسرے کی اطاعت سے روگردانی کرے۔ نفسِ انسانی میں یہ بُرائی کی تحریک ہے جسے شیطان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جب یہ بُرائی کی تحریک انسانی نفس میں نیکی کی تحریک پر بکلّی قابض ہو کر اُسے مغلوب کر لیتی ہے تو ایسی حالت کو ابلیس کہا گیا ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف شخصیتوں نے ابلیس کا کردار ادا کیا ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جسے ابلیس سے واسطہ نہ پڑا ہو البتہ وہ کبھی نمرود کی شکل میں ظاہر ہوا تو کبھی ابو جہل کہلایا۔

قرآن کریم میں مذکور شجرِ ممنوعہ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے خود اس طرح اس کی تشریح کر دی ہے کہ کلمۃ طیبۃ سے مراد شجرۃ طیبۃ ہے اور کلمۃ خبیثۃ سے مراد شجرۃ خبیثۃ ہے۔ چنانچہ درخت سے مراد مذہب ہے۔ اس کی مزید وضاحت میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بُری تعلیم کا کلمہ یا بُرا انسان بُرے درخت کی طرح اور ایک اچھا کلمہ یا اچھا انسان ایک اچھے درخت کی مانند ہے۔ پہلے درخت کی نہ جڑ ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پھل دیتا ہے۔ جبکہ دوسرے درخت کو پاکیزہ پھل لگتے ہیں۔ اور اذنِ الٰہی سے ہر موسم میں پھولتا پھلتا رہتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس درخت سے مراد شریعت ہے جو کسی نبی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے اور جسے قبول کر کے انسان دینی و دنیوی نعمتوں کے ثمرات سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کے برعکس شریعت سے رُوگردانی کرنے والوں کے حصہ میں بُرا درخت آتا ہے اور وہ مذکورہ انعامات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بنی نوعِ انسان کو خبردار کیا ہے کہ اپنے آباؤ اجداد (یعنی آدم اور حوّا) کی مانند کہیں شیطان کے کہنے میں آ کر بُرائی کے درخت کو نہ چھو لینا جس کے نتیجہ میں جنّت کی نعمتوں سے محروم ہو جاؤ۔ ❁

اعلانات: (۱) مکرم سیٹھ صلاح الدین صاحب فاضل تاجر حیدر آباد دکن کو پہلا شدید دل کا دورہ ... شدید درد ہوا۔ آخر پر اندازہ ہوا کہ عرق النساء (SCIATICA) ہے ... تکلیف سے انہیں بے حد کمزوری ہے (۲) مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ... کی والدہ ماجدہ کی ایک آنکھ کا موتیابند کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ (۳) مکرم سید برکات احمد صاحب دہلوی اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر (... امریکہ) شدید بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

★ــــ مکرم ظفر اللہ صاحب سعیدی کی بیٹی کے ہاں ولادت ہونے والی ہے بخیریت فراغت پانے نیک صالح اولاد نرینہ کے لئے نیز ان کے والد صاحب محترم بہت علیل ہیں صحت کاملہ اور سب کی روحانی جسمانی اخلاقی بلندی کے لئے ★ــــ مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب بھدرک سے مکرم شیخ شمس الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھدرک بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے ★ــــ مکرم حمید احمد صاحب مقیم لندن بعارضہ قلب گزشتہ ماہ کی ۱۴ تاریخ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ دِل کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ برادرم موصوف کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے اسی طرح محترم چوہدری شاہ نواز صاحب لاہور کی صحت بھی اِن دِنوں کمزور چل رہی ہے موصوف کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے تازہ۔

★ــــ محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر (کشمیر) اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے ★ــــ مکرم نائب ناظر صاحب مقامی تبلیغ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم محمد لبشارت صاحب (کانسٹیبل) ساکنہ مینڈر جھپچلہ پونچھ یکصد روپے مقامی تبلیغ میں بھجواتے ہوئے اپنے بچے کی صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا ہونے نیز جملہ پریشانیوں سے نجات کے لئے ★ــــ محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید قادیان مکرم شیخ غلام ہادی صاحب تاجر بھدرک (اڑیسہ) کی ۱۹۷۳ء میں OPEN HEART. سرجری ہوئی تھی۔ پھر تکلیف شروع ہوئی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ پر عنقریب دوبارہ اپریشن بمقام ویلور ہونا ہے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے ★ــــ مکرم محمد سلیمان صاحب درویش قادیان تحریر کرتے ہیں کہ ۳۳ ویں آل انڈیا ریلوے باڈی بلڈر چمپئن شپ کا مقابلہ بمقام وارانسی فروری کے آخری عشرہ میں ہو رہا ہے جس میں اُن کے داماد ایم لئیق سلیم صاحب باڈی بلڈر مقابلہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ موصوف نے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ۔

★ــــ مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی سے مبلغ ۵/- روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی بہو کی صحت بہت کمزور ہے بخیریت تمام ولادت اور نرینہ صالح اولاد کے لئے ★ــــ مکرم البشارت احمد صاحب مسرور ناگنڈ دیوڑھگی تیماپور سے اس سال بی۔ یو سی سال اوّل کے امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کرنے نیز اپنے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے اسی طرح اپنے بہن بھائی کے S.S.L.C. کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

افتتاح یونٹی الکٹریکلس (سیلس اینڈ سروس)

آج بتاریخ ۲/۱/۸۶ کو محترم سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد نے یونٹی الکٹریکلس کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا اور مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے اجتماعی دُعا کروائی۔ افرادِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔ محمد عبد الرفیع اینڈ برادرس مالک یونٹی الکٹریکلس نے ۵/- روپے اعانت بدر اور ۱۰/- روپے صدقہ میں ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ امۃ العزیز باری سلمہا اہلیہ عزیزم غلام احمد صاحب اختر کو اللہ تعالےٰ نے ۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام عطیۃ السلام تجویز فرمایا ہے۔ الحمد للہ زچہ و بچی ہر دو خیریت سے ہیں۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر الدین احمد حیدر آبادی

مجلس عرفان بقیہ صفحہ ۲

قرآن کریم کے مطابق ایسی آگ ایک حطمہ میں بند ہوگی انھا علیہم موصدۃ۔ حطمہ ایک ستون نما چیز میں بند ہوگا جو بیرونی اور اندرونی دباؤ سے پھیل کر آخر کار پھٹ جائیگا۔ قانون حرارت کے تحت پھیلا ہوا اور پھر یہ پھٹ جائیگا اور اوپر جا کر ایک چھتری کی شکل بنا لے گا۔ یہی حالت بعینہٖ ایٹم بم کے پھٹنے سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایٹم بم کا پورا نقشہ کھینچ کر بتا دیا ہے کہ کس طرح ایٹم سے ذرات میں آگ بند ہوتی ہے اور اس آگ کو اللہ تعالیٰ کی آگ کہا گیا ہے۔ اس آگ کو انسانی آگ سے کوئی مشابہت نہیں۔ انسان اس قسم کی آگ پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ آگ اللہ تعالیٰ نے ان ذرات میں بھری ہوئی ہے۔ انسان اسے صرف release کر سکتا ہے۔ اس مشابہت میں کمال کی بات یہ ہے کہ لفظ حطمہ ایٹم سے ملتا جلتا ہے۔ یورپ کی بعض زبانوں مثلاً فرنچ میں 'ہ' استعمال نہیں ہوتا۔ اس صورت میں حطمہ سے صرف اطمہ رہ جائیگا جو ایٹم کے مشابہ ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایٹم بم کو H بم بھی کہتے ہیں۔ حطمہ کا لفظ جو قرآن کریم نے ۱۴۰۰ سال پہلے استعمال کیا تھا۔ سائنس دانوں نے اس زمانے میں ان ہی ذرات کیلئے ایٹم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فرمایا۔ کوئی اور مذہب اس قسم کی پیشگوئی کیا اس کے پاسنگ کے برابر پیشگوئی بھی نہیں دکھا سکتا۔

س: آیت قرآنی انبتکم نباتاً کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ حضرت آدم کی پیدائش کیسے ہوئی۔ نیز حضرت آدم پہلے انسان تھے یا پہلے خلیفہ ربانی تھے؟

ج: فرمایا۔ حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے کا جو طریقہ عام مسلم سکالرز نے بیان کیا ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے گیلی مٹی لیکر اس سے آدمؑ کا پتلا بنا کر اس میں پھونک مار کر آدم کو پیدا کر دیا۔ انسانی پیدائش کے حقیقی طریقہ کار کے ساتھ اس واقعہ کا کوئی تعلق نہیں اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مختلف اوقات اور مختلف مدارج میں پیدا کیا۔ نباتات وہ وقت ہے جبکہ اس زمین پر زندگی کا سب سے پہلا خلیہ پیدا کیا گیا اور اسے پیدا کرنے کا مقصد دنیا میں انسان کی پیدائش کرنا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ یعنی انسان کامل کو پیدا کرنا تھا اور اس نے تمام انسان کی تخلیق کیلئے پیشتر ازیں انسان کی پیدائش بہت ضروری تھی۔ انسانی تخلیق سے پیشتر جو کچھ اس زمین پر پیدا کیا گیا وہ انسانی مخلوق کی پیدائش کو مدنظر رکھ کر پیدا کیا گیا۔ سب سے پہلے نباتات کو پیدا کیا گیا اس وقت کسی جاندار کا وجود اس دنیا میں نہیں تھا اس لحاظ سے نباتات انسان کی پیدائش کا پہلا درجہ ہے۔ اس کے بعد جانوروں کو پیدا کیا گیا جسے دوسرا درجہ کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد انسان کی پیدائش ہوئی اور یہ سارا عمل آدم سے پہلے شروع ہوا۔ قرآن کریم کے مطابق حضرت آدمؑ پہلے انسان نہیں بلکہ پہلے نبی تھے انسان کی پیدائش اس سے بہت پہلے عالم وجود میں آچکی تھی۔ جب انسان ذہنی ارتقاء کی لاتعداد منازل طے کرتا ہوا اس قابل ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے الہام کا متحمل ہو سکے اور اسے سمجھ سکے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنا کلام پھونکا جس سے مراد وحی والہام ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو انسان بنانے کا نہیں بلکہ اپنا خلیفہ بنانے کا واقعہ کا ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ یعنی نائب سوائے نبی کے اور کون ہو سکتا ہے؟

س: ایک مسلمان کے لیے اپنی خواب پر عمل کرنا کہاں تک واجب ہے؟

ج: فرمایا۔ ہر خواب پر ایک ہی اصول کا اطلاق ممکن نہیں۔ خواب کی صحیح تعبیر کے لیے بہت سی باتوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً خواب کا مضمون کیا ہے اور خواب دیکھنے والا کون شخص ہے، دو مختلف آدمیوں کی ایک طرح کی خوابوں کا مطلب مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ بعض خوابیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق دوسرے لوگوں کے حقوق سے ہوتا ہے ایسی صورت میں خواب کے مطابق عمل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے دیکھا تو باوجود اس کے کہ وہ ایک ایسے انسان تھے جن کی ہر خواہش اللہ تعالیٰ کی خواہش کی تابع تھی، اور جو اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کرنے کا عہد کر چکے ہوئے تھے۔ فوری طور پر اس خواب کو پورا کرنے کا عملی قدم نہیں اٹھایا۔ بلکہ یہ سوچا کہ شاید اس سے مراد بچے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا ہو لیکن ان کا دماغ اس تعبیر سے مطمئن نہ ہو سکا اور اسی سوچ میں رہے کہ شاید میرے خواب کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ بعد میں حضرت اسماعیلؑ کے بڑے ہونے پر انہوں نے پرانی خواب کے مطابق ان کی مرضی سے ذبح کرنے کا قدم اٹھایا۔ جو لوگ پختہ اور متقی ہوتے ہیں انہیں اپنی حدود اور دوسروں کے حقوق کا بخوبی علم ہوتا ہے ایسے لوگ اپنی خوابوں کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی نہیں کرتے انسانوں کے حقوق کی طرح اللہ تعالیٰ کے بھی حقوق ہیں۔ اپنی خواب کو پورا کرنے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بعض اوقات ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر بھی انسان خواب کی تعبیر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں جو تعبیر کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً خواب دیکھنے والا کس علاقے کا ہے بہت سی خوابوں میں زبان کا استعمال ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام باتیں مل کر خواب کی تعبیر کو بہت مشکل کر دیتی ہیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی کام کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی حکم دے رکھا ہے۔ اس کے لئے خواب کی ضرورت نہیں اور نہ ہی استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مجلس عرفان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

س: کیا وجہ ہے کہ مروجہ اعداد و شمار کے مطابق آج بھی عیسائیت کے پیروکاروں کی تعداد سب مذاہب کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے؟

ج: فرمایا۔ یہ ایک نہایت مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے۔ عیسائیت کو ہم مختلف ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں اور وہ متواتر تنزل کی طرف جاتے ہوئے الحاد میں داخل ہوئی اور اب آہستہ آہستہ صرف ایک تہذیب کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اگر عیسائیت سے آپ کی مراد یورپین تہذیب ہی ہے جس میں انسان حضرت عیسیٰؑ کو خدا مان کر جو چاہے کر سکتا ہے تو یہ عیسائیت نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت اس دور میں علمی شعور کے عام ہونے کی بدولت تنزل پذیر ہے صرف ان چند علاقوں میں جہاں لوگ ابھی تک جاہل ہیں اور علم کی روشنی سے منور نہیں ہوئے وہاں عیسائیت پھیلتی نظر آرہی ہے لیکن ایسے علاقوں میں جہاں لوگ ذہنی طور پر بیدار ہیں وہاں عیسائیت ختم ہو رہی ہے۔ یہاں انگلینڈ میں عیسائیت نہ ہونے کے برابر ہے لیکن افریقہ اور ہندوستان کے دور افتادہ علاقوں میں جہاں لوگوں میں ابھی تک علمی شعور پیدا نہیں ہوا وہاں عیسائیت ابھی تک موجود ہے عیسائیت ایک اندھیرا ہے اور صرف اندھیروں میں اپنی ہستی کو برقرار رکھ سکتی ہے یہاں تک کہ افریقہ کے اس حصہ میں جو علم کے نور سے منور ہے خود عیسائی ایسی کتابیں لکھ رہے ہیں جن میں انہوں نے اس حقیقت کا اقرار کیا ہے کہ عیسائیت صرف افریقنوں کے جذبات سے کھیلنے کا ایک ذریعہ تھی۔ اب اس حقیقت کے انکشاف کے بعد وہ وہاں صرف ایک تہذیب کی صورت میں باقی رہ سکتی ہے لیکن بطور مذہب نہیں۔ اسلئے میں یہ جا طور پر کہہ سکتا ہوں کہ وقت کے ساتھ عیسائیت کا زور کم ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کے برعکس اسلام کا معاملہ بالکل مختلف ہے۔ اگرچہ مسلمان بھی آہستہ آہستہ اپنے راستے پر گامزن ہیں لیکن مسلمانوں میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو ایک عالم وجود میں آئی ہے جس کی تعلیم اندھیرے اور روشنی میں یکساں اہمیت کی حامل ہے جو مذہب اور عقل کی مطابقت کے قائل ہیں اور جنہیں نے اللہ تعالیٰ کے الفاظ اور اس کے کاموں میں ہم آہنگی ہے۔ یہ مبارک تحریک جماعت احمدیہ ہے جس کے پاس قرآن کریم کے ہر حکم کی تفصیل اور تشریح موجود ہے۔ جو ہر قسم حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ احمدیت ان لوگوں میں تیزی سے پھیل رہی ہے جن کا شعور بیدار ہے جن کے ذہن روشن ہیں۔ جن علاقوں کے لوگ جاہل اور فرسودہ خیالات کے مالک ہیں وہاں احمدیت کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ احمدیت کا راستہ صحیح اور سیدھا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً کے مطابق مذہب اور سچائی ایک روشنی ہے جب روشنی آتی ہے تو اندھیرے خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ روشنی کے سامنے اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا۔ میں احمدیت کے لئے روشنی کے الفاظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ روشنی کسی حالت میں روشنی کو ختم نہیں کرتی۔ سچے مذہب کا معیار بھی وہی ہونا چاہیے جو علم کا معیار ہے جس کی بنیاد سچائی اور عقلی مشاہدات پر ہے۔ جو مذہب ان مشاہدات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو وہی صحیح مذہب ہے۔ جس مذہب کو پنپنے کے لئے اندھیروں کی تلاش ہو وہ سچا نہیں ہو سکتا۔ اگر احمدیت کو اس معیار پر پرکھا جائے تو احمدیت کی خوبیاں سب کے سامنے آجائیں گی۔ موجودہ زمانے کے باشعور انسان کی تمام ذہنی گتھیاں سلجھانے کی گنجائش احمدیت میں ہے۔ اس کے عقائد میں کوئی تضاد

نہیں بلکہ شروع سے لے کر آخر تک بالسانیت ہے۔ ہر قسم کی ذہانت کا آدمی احمدیت کی فلاسفی کو سمجھنے کے قابل ہے۔ عالم اور ان پڑھ دونوں کے لئے احمدیت کے تقاضے برابر ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔

سوال: قرآن کریم نے امت مسلمہ کو خیر امت کہا ہے اور چودہ سو سال سے مسلمان ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کا انکار کر کے مسلمان جہنم میں کیوں شامل ہو گئے؟

جواب: فرمایا: اس دور کے مسلمانوں کی مسجدوں کی حالت کا نقشہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ان الفاظ میں کھینچا تھا کہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ یعنی اس وقت کی مساجد بظاہر لوگوں سے بھری ہوئی نظر آئیں گی لیکن حقیقت میں وہ لوگ راہ ہدایت سے بھٹک کر دور چلے گئے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کر دیا تھا کہ ان کی نمازیں اور ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی روشنی سے محروم ہونے کی وجہ سے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی و نصرت کے بغیر اپنے عقائد میں دیانتداری اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ان کی دعائیں بے فائدہ ہیں۔ پنجاب میں جاہل مائیں اپنے بچوں کو بے شمار گالیاں دیتی ہیں کہ خدا تمہیں دنیا سے اٹھا لے تو کیا ان کی دعاؤں میں کوئی اثر ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس قسم کی بے معنی اور بلا مقصد دعائیں شرف قبولیت حاصل نہیں کرتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ دعا کی چند شرائط ہیں۔ اگر ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے ایک مشرک یا بت پرست بھی سچے دل سے اور صحیح طریقے سے دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ یہ جانتے ہوئے کہ یہ شخص مصیبت سے نکلنے کے بعد پھر اپنے مشرکانہ راستوں پر واپس چلا جائیگا اس کی دعا قبول کرے گا۔ سو دعا کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو شرائط رکھی ہیں انہیں پورا کرنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ ورنہ نہیں۔

سوال: جماعت احمدیہ فرقہ بازی کو ختم کرنے کے لئے کیا کوشش کر رہی ہے؟

جواب: فرمایا: فرقہ بازی کو ختم کرنے کی ہر کوشش ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالتی ہے۔ اگر آپ کسی فرقے کے نظریات کو غلط ثابت کرنا چاہیں تو آپ کو کیا صحیح نظریہ بتانا پڑے گا جو یا تو موجود فرقوں میں سے کسی فرقے کا نظریہ ہوگا یا نیا ہوگا۔ اگر آپ کے نظریہ کا تعلق باقی ماندہ فرقوں میں سے کسی کے ساتھ ہوگا تو آپ اسی فرقے سے متعلق ہوں گے۔ اور اگر آپ کا نظریہ بالکل نیا ہے تو آپ ایک نئے فرقے کی تشکیل دے رہے ہوں گے۔ کیونکہ اگر ہمارا نظریہ اسلام باقی سب سے مختلف ہے اور ہم لوگوں سے اس نظریہ کو قبول کروانے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو اس طرح ایک نیا فرقہ خود بخود بن جائے گا۔ نیا نقطہ نظر مہیا کرنے کے بعد کوئی شخص فرقہ بازی سے الگ نہیں رہ سکتا کیونکہ اپنے نظریے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے بجز اس کے اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں رہ جاتا کہ وہ اپنے نظریہ کے حق میں اپنے سے اختلاف رکھنے والوں سے بات چیت کر کے انہیں قائل کرے۔ آخر کار نئے نظریات کے حامی لوگ اپنے ارد گرد کے فرقے کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتے ہیں جس طرح پانی کی ایک بوند دوسری بوندوں کو اپنے میں شامل کرتی ہوئی خود ایک مرکزی حیثیت حاصل کر لیتی ہے لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے شخص کے بغیر ممکن نہیں ہوتا کیونکہ جس شخص کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صراط مستقیم کی جانب راہنمائی کرتا ہے وہی بندوں کو صحیح راستے کی طرف بلانے کا حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود صحیح اور غلط نظریات کا فرق واضح کر دیا ہے جن میں اختلاف کی وجہ سے لوگ مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جب ایسی تحریک شروع ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ارد گرد ایسے لوگ جمع کر دیتا ہے جو اس کے نظریات کی حمایت کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ وہ تھوڑے سے لوگ ایک بڑی جماعت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو احمدیت کے لئے مہیا کیا گیا ہے اور یہی وہ طریقہ کار ہے جس کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جس طرح یہود ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اسی طرح میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی ان میں سے ۷۲ دوزخی یا ناری ہوں گے اور ۷۳ ویں فرقہ جو کہ جماعت کہلائے گا جنتی ہوگا۔ آپ ﷺ نے مختلف فرقوں سے بیزاری کا اظہار کر کے جنتی لوگوں کے لئے جماعت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ بنظر غائر مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی لوگ مختلف فرقوں میں بٹ گئے انہیں اکٹھا کرنے کے لئے مندرجہ بالا طریقہ کے علاوہ کوئی ذریعہ نہ تھا۔

(بشکریہ النصر ۲۷ دسمبر لندن)

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

(قسط دوم)

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے دینی نصاب کے امتحان میں کتاب "توضیح مرام" تصنیف لطیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی تھی اس امتحان میں جن احباب و مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

مکرم مرزا منور احمد صاحب	۸۲ اوّل
مکرم نسیم احمد صاحب طاہر	۶۰
مکرم سید آفتاب احمد صاحب نیّر	۶۷
مکرم ایوب علی خان صاحب	۵۵
شمشاد احمد خان صاحب	۵۰
مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی	۶۰
مکرم محمد نسیم خان صاحب	۵۰
مکرم سیف الدین صاحب	۵۰
مکرم منیر احمد صاحب تبسم	۶۰
مکرم محمد نسیم خان صاحب	۶۵
مکرم عبد القدوس صاحب	۵۸
مکرم مظفر احمد صاحب بورڈر	۵۸
مکرم سید فضل بارک صاحب	۵۰
مکرم شیخ محمود احمد صاحب	۵۰
مکرم اسماعیل احمد صاحب طاہر	۵۰
مکرم فاروق احمد صاحب چیک	۵۰
مکرم عصمت علی خان صاحب	۵۵
مکرم مبشر احمد عاقل	۵۵
مکرم غلام احمد صاحب قادر	۶۵
مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی	۶۵
مکرم سی۔ کے محمد صاحب	۵۵
مکرم جاوید احمد صاحب راٹھر	۶۰
مکرم فرزان احمد خان صاحب	۵۵
مکرم شبیر محمد صاحب گجراتی	۵۵
مکرم کے محمود احمد صاحب	۶۰
مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب	۵۷
مکرم محمد رحمت اللہ صاحب	۵۰
مکرم کے زین الدین صاحب بورڈر	۶۰
مکرم کمال الدین صاحب	۵۸
مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب	۶۰
مکرم ایم ظفر احمد صاحب	۵۰
مکرم شوکت انصاری صاحب	۵۰
مکرم محمد طاہر احمد صاحب	۶۰
مکرم مسعود احمد صاحب ابن خلیل الرحمٰن صاحب	۶۱
مکرم عبد الرحمٰن صاحب خالد	۶۰
مکرم محمد کلیم خان صاحب بورڈر	۵۰
مکرم محمد نسیم خان صاحب بھرہ	۵۰
مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت شریف احمد صاحب ڈوگر	۶۹ سوم
مکرمہ امۃ النصیر منصورہ صاحبہ اہلیہ مولوی نور الاسلام صاحب	۶۵
مکرمہ راشدہ مرزا	۷۲
مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ	۸۰ دوم
مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ	۷۳
مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ	۷۵

جماعت احمدیہ سکندرآباد

مکرم یوسف الدین صاحب	۵۲
مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب	۶۰
مکرمہ انیس بیگم صاحبہ	۵۵
مکرمہ اختر سلطانہ صاحبہ	۵۰
مکرمہ عظمت فرزانہ صاحبہ	۵۵
مکرمہ النساء پروین صاحبہ	۵۰
مکرمہ فرحت الہ دین صاحبہ	۷۰
مکرمہ فہمیدہ ناز صاحبہ	۷۵

جماعت احمدیہ [illegible]

مکرم عبد القیوم خان صاحب	۴۳
مکرم سید فہیم احمد صاحب	۴۳
مکرم اسلم احمد خان صاحب	۴۰
مکرم اسرائیل خان صاحب	۴۳
مکرم ہدایت اللہ صاحب	۴۳
مکرم حاتم خان صاحب	۵۱
مکرم شیخ خالد حسین صاحب	۵۶
مکرم شمس الدین صاحب	۵۵

جماعت احمدیہ کینڈرہ پاڑا

مکرمہ مہر النساء صاحبہ	۵۵
مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ	۶۵
مکرم مرشد احمد صاحب	۶۱
مکرم فیروز الدین صاحب	۴۴
مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ	۵۰
مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ	۷۱
مکرمہ شکیلہ نازنین	۷۹

جماعت احمدیہ مدراس

مکرم نعیم احمد صاحب	۴۲
مکرم خواجہ محی الدین صاحب	۵۱
مکرم منور ابراہیم صاحب	۴۷
مکرم منصور احمد صاحب	۴۵
مکرم نذیر احمد صاحب	۴۱
مکرم وی ایم محمد یوسف صاحب	۳۹
مکرم بشیر الدین صاحب	۳۵
مکرم محمود احمد صاحب	۳۵

جماعت احمدیہ پرنگال

مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب	۶۵

جماعت احمدیہ بھدرواہ

مکرم محمد شریف صاحب منہاس	۵۵
مکرم رحمت اللہ صاحب	۶۰

(باقی آئندہ)

مُقابلہ بسیار خوری

EATING COMPETITION

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ نے مُقابلہ بسیار خوری EATING COMPETITION کا اہتمام ۵ر جنوری ۸۶ء کو محمود ہال میں کیا۔ مجلس انصار اللہ کی طرف سے مکرم میاں منور علی صاحب (لیوٹن) مکرم سلطان احمد جیمہ صاحب (لندن) اور مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب (لندن) اور بزم جوانانِ احمدیت کے مکرم نسیم احمد صاحب۔ مکرم جمیل احمد صاحب اور مکرم شبیر احمد صاحب ان کے مقابل پر میدان میں اُترے۔

شوقِ دیدار میں سرِ شام ہی زائرین محمود ہال میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ مدِ مقابل کھانے کی میزوں پر ۶ بجے کے قریب ایستادہ ہو گئے۔ مقابلے کے لئے شوربہ گوشت اور روٹیاں تیار کی گئیں تھیں۔ آنکھوں کی تراوٹ کے لئے تازہ سبز مرچیں بھی دونوں میزوں پر سجا دی گئیں۔ مکرم نسیم احمد صاحب نے نشہ دوبالا کرنے کے لئے لیموں کا اضافہ کر لیا جس سے باقی شائقین نے بھی استفادہ کیا۔

قواعد و ضوابط سُنانے کے بعد مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ انگلستان کی درخواست پر مکرم و محترم مبارک مصلح الدین صاحب نے دُعا کے بعد مقابلہ کا آغاز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی چند ساعتوں میں اپنے خادموں کے جلو میں بنفس نفیس محمود ہال میں تشریف لے آئے۔ مقابلے کے دوران حضور لطائف سے لطف اندوز فرماتے رہے۔

مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب، مکرم مبارک مصلح الدین صاحب، عزیزم نبیل ارشد۔ عزیزم مبارک احمد اور عزیزم شیعبی بھی حقِ نمک ادا کرنے کے لئے از خود مقابلۂ خورد و نوش میں شامل ہو گئے۔ قاعدے کی رو سے ۵ روٹیاں مقابلے میں کوئی پوزیشن حاصل کرنے کے لئے کھانی لازمی تھیں۔ مقابلے کے لئے وقت کا تعین نہ تھا چنانچہ جب آخری شریکِ مقابلہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تو مقابلہ کا اختتام کر دیا گیا نتیجہ درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم میاں منور علی صاحب	انصار	۲۱	روٹیاں	اوّل
۲۔ 〃 سلطانہ احمد جیمہ صاحب	انصار	۱۵	〃	دوم
۳۔ 〃 نسیم احمد صاحب	خادم	۱۴	〃	سوم
۴۔ 〃 جمیل احمد صاحب	خادم	۱۲	〃	چہارم
۵۔ 〃 شبیر احمد صاحب	خادم	۱۲	〃	چہارم
۶۔ 〃 خواجہ منیر الدین قمر صاحب	انصار	۵	〃	QUALIFIED

اس کے علاوہ جن دوستوں نے از خود اپنی ہمت کا مظاہرہ کیا اُن کی عاجزانہ سعیٔ جمیل کا نقشہ درج ذیل ہے :-

(۱)۔ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب ½۷ روٹیاں۔ (۲) مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب ½۴ روٹیاں۔ (۳) مکرم عزیزم نبیل ارشد صاحب ۷ روٹیاں (۴) مکرم مبارک احمد صاحب ۶ روٹیاں۔ (۵) مکرم شیعبی صاحب ½۴ روٹیاں۔

کھانے کے بعد دودھ سوئیاں پیش کی گئیں۔ مگر ہزار جتن کے باوجود جواب نفی میں ہی ملا۔ اجوائن کے بغیر معدے میں تل دھرنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ کھانے کا مقابلہ ختم ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں کھاتے پیتے لوگوں سمیت احباب نے نمازِ عشاء ادا کی۔ ریفری کے فرائض محترم عبد الباقی ارشد صاحب اور خاکسار خواجہ نذیر احمد نے ادا کئے۔ مجلس انصار اللہ محترم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب اور محترم چوہدری منصور احمد صاحب اور آپ کے رفقاء کے بے حد ممنون ہیں کہ جنہوں نے اپنی اعلیٰ روایات کے مطابق اس موقع پر بھی اپنی مخلصانہ خدمات کھانے اور مہمان نوازی کے سلسلہ میں پیش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار۔ خواجہ نذیر احمد

MOTAMED AMOOMEE. MAJLIS ANSARULLAH, U.K.

نتیجہ امتحان سالانہ دینی لجنات اماء اللہ بھارت منعقدہ اگست ۱۹۸۵ء

(قسط نمبر (۲))

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
محترمہ عائشہ فرزانہ صاحبہ		۶۱
〃 منیرہ سلطانہ صاحبہ	سوئم	۹۱
〃 بشریٰ سمیع صاحبہ		۷۸
〃 زبیدہ بیگم صاحبہ		۷۶
〃 اُمّ ہانی بیگم صاحبہ		۵۷
〃 فریدہ سلطانہ صاحبہ		۸۳
〃 عاصمہ نگہت صاحبہ		۷۷
〃 ذکیہ سلطانہ صاحبہ		۶۰
〃 صالحہ حمید صاحبہ		۷۱
〃 امۃ النعیم بشیر صاحبہ	سوئم	۹۱
〃 سلمہ ابوالحسن صاحبہ		۶۲
〃 صبیحہ احمد صاحبہ ایم اے	دوئم	۹۴
〃 آمینہ انور صاحبہ		۷۶
〃 عشرت جہاں صاحبہ		۷۸
〃 رفیعہ بیگم صاحبہ		۶۵
〃 امۃ المنان صاحبہ		۵۶
〃 راشدہ یاسمین سعید صاحبہ		۷۲
〃 صبیحہ بانو صاحبہ		۵۶
〃 مسعودہ ریحانہ صاحبہ		۵۸
〃 امۃ الحفیظ شکور صاحبہ		۵۷
〃 آصفہ سلطانہ صاحبہ		۶۱
〃 امۃ القیوم صاحبہ		۸۰
〃 امۃ الرفیق صاحبہ		۵۴
〃 سہیلہ باسط صاحبہ		۶۴
〃 نفیسہ بیگم صاحبہ		۶۲
〃 نصرت رشید صاحبہ		۵۶
〃 یاسمین فاطمہ صاحبہ		۷۵
〃 انیسہ صلاح الدین صاحبہ		۷۸
〃 ہاجرہ مسعود صاحبہ		۴۳
〃 امۃ القدوس صاحبہ		۵۲
〃 سیدہ قدسیہ گوہر صاحبہ		۶۷
〃 ناصرہ شمس صاحبہ		۶۷
〃 رئیسہ بیگم صاحبہ		۶۲
〃 بشریٰ مبارکہ صاحبہ		۷۴
〃 شوکت جہاں صاحبہ		۵۶
〃 امۃ الباسط نعیم صاحبہ		۵۵
〃 فوزیہ صلاح الدین صاحبہ		۵۷
〃 امۃ الشفیق صاحبہ		۶۰
〃 فریدہ اکبر صاحبہ		۶۵
〃 نور جہاں صاحبہ		۸۳

حلقہ فلک نما

محترمہ تسنیم فاطمہ صاحبہ	۶۰
〃 فوزیہ بیگم صاحبہ	۲۵

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
محترمہ راشدہ اختر صاحبہ	۲۶
〃 زہرہ بیگم صاحبہ	۶۶
〃 رضیہ بیگم صاحبہ	۳۵
〃 رفیعہ پروین صاحبہ	۴۹
〃 حمیدہ رحمٰن صاحبہ	۵۲
〃 عاصمہ بیگم صاحبہ	۴۴
〃 یاسمین بیگم صاحبہ	۲۵
〃 یاسمین فاطمہ صاحبہ	۴۸
〃 نذہت فاطمہ صاحبہ	۳۹

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
محترمہ نصرت جہاں صاحبہ		۳۵
〃 فرحت الدین صاحبہ	اوّل	۹۸
〃 عطیہ رفیق صاحبہ		۵۰
〃 انیسہ بیگم صاحبہ		۴۵
〃 مسرت زرین صاحبہ		۹۰
〃 اختر سلطانہ شرق صاحبہ		۶۳
〃 عظمت فرزانہ صاحبہ		۴۳
〃 فہمیدہ ناز صاحبہ	سوئم	۹۱
〃 زینت پروین صاحبہ		۳۸
〃 نصرت الدین صاحبہ	دوئم	۹۴
〃 صالحہ عطیقہ صاحبہ	چہارم	۸۷
〃 عفیہ سلطانہ		۴۶
〃 یاسمین امۃ القدوس صاحبہ		۷۴

لجنہ اماء اللہ مدراس

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
محترمہ سی ایچ فاطمہ سلطانہ صاحبہ		۴۸
〃 اے این مبارکہ بیگم صاحبہ		۵۰
〃 طاہرہ صاحبہ		۶۳
〃 ایم حلیمہ بشریٰ صاحبہ		۶۳
〃 شکیلہ پروین صاحبہ		۴۶
〃 غوث النساء صاحبہ		۶۶
〃 شکیلہ پروین بنت عزیز صاحب		۸۳
〃 بشریٰ بیگم صاحبہ		۴۸
〃 ثریا بیگم صاحبہ		۴۲
〃 نصرت جہاں صاحبہ	دوئم	۹۴
〃 سعیدہ بیگم صاحبہ		[illegible]
〃 مریم صدیقہ صاحبہ		[illegible]
〃 تجیدہ شاہدہ صاحبہ		۷۱

(باقی آئندہ)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا فرض ہے (منیجر بدر)

پروگرام دورہ نمائندگان وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان

برائے صوبہ اڑیسہ - بہار - آندھرا - کرناٹک - مہاراشٹر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ نمائندگان تحریک جدید تشخیص بجٹ و وصولی چندہ کے سلسلہ میں درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں - جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے گزارش ہے کہ نمائندگان تحریک جدید سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں -

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی نائب ناظم وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۱-۲-۸۶	بھوبنیشور نیاگڑھ	۶-۳-۸۶	۲	۸-۳-۸۶
لکھنؤ	۲۲-۲-۸۶	۱	۲۳	کلکتہ	۹	۷	۱۶
کانپور	۲۳	۲	۲۵				
بھاگلپور آرہ	۲۶	۲	۲۸	حیدرآباد، چنتہ کنٹہ	۱۷	۷	۲۴
سورو براستہ کلکتہ	۱-۳	۱	۲-۳				
بھدرک	۲	۲	۵	بنگلور، مرکرہ	۲۵	۵	۳۰
سونگھڑہ	۵	۱	۶	قادیان	۴-۳-۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب ملاباری انسپکٹر تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱-۲-۸۶	حیدرآباد	۳۱-۳-۸۶	۱	۱-۴-۸۶
بمبئی - پونہ، عثمان آباد	۳-۲-۸۶	۵	۸-۲	جڑچرلہ	۱-۴	۱	۲
				محبوب نگر	۲	۱	۳
				وڈمان چنتہ کنٹہ	۳	۴	۸
گلبرگہ، شاہ آباد	۹	۲	۱۱	کرنول	۸	۱	۹
یادگیر ادنکور	۱۱	۲	۱۴	ہبلی	۱۰	۱	۱۱
				لونڈہ بلگام	۱۱	۱	۱۲
تیماپور، دیودرگ	۱۴	۲	۱۶	سادنت واڑی	۱۲	۱	۱۳
حیدرآباد	۱۷	۷	۲۳	سوروب، ساگر	۱۴	۲	۱۶
سکندرآباد	۲۳	۲	۲۵				
ظہیرآباد	۲۵	۱	۲۶	شیموگہ	۱۶	۲	۱۸
چنتہ پور، کاماریڈی	۲۷	۱	۲۸	بنگلور، مرکرہ	۱۹	۶	۲۶
عادل آباد	۲۹	۱	۳۰	قادیان	۳۰-۴-۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۶-۲-۸۶	پکوڑ	۱۰-۳-۸۶	۱	۱۱-۳-۸۶
آرہ	۲۷-۲-۸۶	۱	۲۸	مونگھیر براستہ بھاگلپور	۱۱	۱	۱۲
اردل	۲۸	۱	۱-۳				
گیا	۲-۳	۱	۳	بلاری	۱۲	۱	۱۳
پٹنہ	۳	۱	۴	خانپور ملکی بلہر	۱۳	۲	۱۵
مظفرپور	۴	۱	۵	گریڈی	۱۵	۱	۱۶
موتیہاری	۵	۱	۶	رانچی سملیہ	۱۶	۲	۱۸
بھاگلپور	۶	۳	۹	جمشید پور	۱۸	۲	۲۰
برہ پورہ	۹	۱	۱۰	موسی بنی مائنز	۲۰	۴	۲۴

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
مہوبھنڈار	۲۴-۲-۸۶	۱	۲۵-۲-۸۶	تانبرکوٹ، غنجیہ پاڑہ	۱۹-۴-۸۶	۱	۲۰-۴-۸۶
راول کیلا	۲۵	۲	۲۷				
سورو	۲۷	۳	۳۰	بھوبنیشور - جانلہ	۲۰	۳	۲۳
بھدرک	۳۰	۳	۲-۳	خوردہ - جٹنی	۲۳	۱	۲۴
کٹک	۲-۳	۲	۴	کیرنگ	۲۴	۴	۲۸
کیندرا پاڑہ	۴	۱	۵	نرگاؤں	۲۸	۱	۲۹
سونگھڑہ براستہ کٹک	۵	۳	۹	مانیکا گوڑہ، نیا گڑھ	۲۹	۱	۳۰
چودوار	۹	۱	۱۰	سرلونیاگاؤں	۳۰	۱	۱-۵
کرڈاپلی	۱۰	۳	۱۳	پاراد یپ	۱-۵	۱	۲
پینکال	۱۳	۳	۱۶	کٹک	۲	۲	۴
کوٹ پلہ	۱۶	۱	۱۷	قادیان	۷-۵-۸۶	-	-
ارکہ پٹنہ	۱۷	۱	۱۸	- -	-	-	-

دیہاتی لجنات متوجہ ہوں

لجنہ مرکزیہ نے جو سالانہ لائحہ عمل جملہ شعبہ جات کے لئے مرتب کیا ہے - اس میں سے شعبہ تعلیم کا نصاب ذیل میں شائع کروایا جا رہا ہے تاکہ جن لجنات کو ڈاک کی خرابی کی وجہ سے ابھی تک لائحہ عمل نہیں ملا وہ اس سے استفادہ کریں - دوران سال دیہاتی لجنات کے لئے شعبہ تعلیم کے تحت درج ذیل نصاب رکھا گیا ہے (۱) ہر دیہاتی احمدی بہن اسلام و احمدیت کی بنیادی تعلیم سے واقف ہو - عقائد احمدیت یاد ہوں نیز عورتوں کے مخصوص فقہی مسائل سے آگاہ ہوں - (۲) کل کتنی بہنیں قرآن مجید جانتی ہیں اور کتنی باترجمہ سیکھ رہی ہیں اس کے لئے کیا کوشش ہو رہی ہے ہر ماہ رپورٹ میں دیں - (۳) :- دوران سال کتنی ممبرات لجنہ کو پہلی بار قرآن مجید پڑھا کر ختم کروایا - (۴) :- نماز باترجمہ ہر ممبر لجنہ کو آتی ہو - ہر سال اس کا امتحان لے کر نتیجہ رپورٹ میں لکھیں -

(۵) :- سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور آخری دس سورتیں یاد ہوں -

(۶) :- چونکہ ہر صوبہ کی زبان الگ ہے اس لئے اردو بولنے اور لکھنے کی طرف خاص توجہ کریں - ممبرات لجنہ اردو میں چھوٹے چھوٹے مضامین لجنہ میں پڑھیں - درثمین کلام محمود سے اشعار یاد کرائے جائیں - بولنے کی طرف خاص توجہ دی جائے -

(۷) :- پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی جائے جس میں مقامی مربی یا مبلغ سے مدد لی جائے دیہات کی عورتوں میں جو رسومات ہوں - بعض دیہات میں بے ہودہ رسومات کا علم ہوا ہے جلد دور کرنے کی کوشش کی جائے - اسی طرح معاشرہ میں جو برائیاں پھیلی ہوئی ہوں اُن کو دور کرنے کیطرف توجہ دلائیں - اور کوشش کریں کیونکہ لجنہ کے قائم کرنے کی اصل غرض تربیت ہے - کلاس کا مختصر نصاب رکھا جائے - مثلاً قرآن مجید کا درس - احادیث جو تربیت کے متعلق ہوں - نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفاء کے خطبات میں سے تربیتی امور کے متعلق اقتباس سنائے جائیں - (۸) :- مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ بہنیں کریں یا اجلاس میں سنا کر اُن کو سمجھایا جائے -

(۱) جماعتی تربیت اور اس کے اصول (۲) :- راہ ایمان

(۹) :- اربعین اطفال سے چھوٹی چھوٹی حدیثیں ممبرات لجنہ کو یاد کرائی جائیں - ہر بہن جتنی یاد کر سکیں ذہن نشین کروائی جائیں - اگر کوئی بہن مکمل اربعین اطفال یاد کرے تو اُس کا نام رپورٹ میں دیا جائے -

(۱۰) :- سورۃ البقرہ کی سترہ آیات یاد ہوں اور اُن کا ترجمہ سکھایا جائے -

نوٹ :- سالانہ رپورٹ صحیح اعداد و شمار سے دی جائے کہ کل اتنی ممبرات ہیں اور اتنی ممبرات نے یہ نصاب مکمل کیا ہے ورنہ مقابلہ میں لجنہ کا نام نہیں رکھا جائے گا - لجنہ مرکزیہ کیطرف سے جولائی ۱۹۸۶ء کے آخری اتوار کو لجنات بھارت کا دینی امتحان لیا جائے گا - شہری و دیہاتی لجنات کا نصاب ایک ہی ہے جو کہ بدر کی اشاعت میں دیا جا چکا ہے - ممبرات بدر سے بھی استفادہ کر سکتی ہیں - کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات دینی امتحان میں شامل ہوں - اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے -

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا ؎ دے اس کو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹرس
- موٹر وائنڈنگ۔

C-10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون

BOMBAY -58

"میں وُہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام ص تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بٹن مل

نمبر ۵-۲-۱۸
فیلک شمٹ
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹-۰۰۰۷

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم اور ہر ماڈل کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C - 16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE.- 806
RESI.- 263

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)، ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۱۷۱

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت پاک علیہ السلام)

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز، مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE - 2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ لنک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے لئے تشریف لائیں

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صلا۳)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲۴-۴/۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

حیدرآباد میں
فون نمبر- 42301

یلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"ہمارا کوئی دین بجز اسلام نہیں"

(الحکم جلد ۳ صفحہ ۲۹)

NIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑشیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے